قرب قیامت کے سب سے بڑے فتنے دجال کے بارے میں
احادیث نبویہ آثار صحابہ اور اقوال علما کی روشنی میں مکمل معلومات کیلئے
دلچسپ اور جامع کتاب

کانا دجّال

PDFBOOKSFREE.PK

مصنف
احمد مصطفیٰ قاسم الطہطاوی

مترجم
قاری یاسین قادری عطاری ضیائی

مکتبہ فیضانِ عطار
0300-7443224

کانا دجال

تالیف
احمد مصطفیٰ قاسم الطہطاوی

مترجم
محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

مکتبہ فیضان عطار عمر روڈ کامونکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب .... مسیح دجال

تالیف .... احمد مصطفیٰ قاسم طہطاوی

نام ترجمہ .... کانا دجال

مترجم .... محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

تصحیح .... حکیم حافظ مقبول احمد نقشبندی، کاموکی

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

کمپوزنگ .... شطاری ضیائی کمپوزر کاموکی

ابتداء ترجمہ .... ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء

تکمیل .... ۵ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

صفحات ۱۲۰

تعداد ۱۱۰۰

تاریخ اشاعت ۲۰۰۷ء

ناشر .... مکتبہ فیضان عطار کاموکی

[illegible]

قیمت .... 60 روپے

ملنے کا پتہ

☆ شطاری ضیائی پبلیکیشنز کاموکی

☆ محمد یاسین قادری شطاری ضیائی حیدری مسجد کاموکی

☆ مکتبہ فیضان عطار کاموکی عمر روڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان مردان حق شناس کے نام جو
نبی آخر الزمان کے دامن رحمت سے لپٹ کر
مسلک حق پر قائم رہنا اور اسی مسلک پر رہتے بارگاہ
مولی تعالی میں پیش ہونا پسند کرتے ہیں
اہلسنت کے اماموں، پیشواؤں، راہنماؤں، مجتہدوں،
معلموں، مدرسوں، ولیوں عالموں اور عاملوں یعنی عالم باعمل
حضرات کے نام
پارساؤں اور گناہگاروں کے نام
وہ گروہ جسے آقا و مولی ﷺ نے ناجیہ (نجات پانے والا)
فرمایا کے نام

امیدوار شفاعت
محمد یاسین قادری شطاری ضیائی سنی حنفی

اَللّٰه

جَلَّ جَلَالُہٗ وَسُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی

فہرست

۱	عرض بلا غرض	۹
۲	حضور کا اندیشہ......	۱۱
۳	حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت	۱۱
۴	احادیث سے علم یقینی......	۱۲
۵	قادیانیت کا رد	۱۳
۶	مقدمہ	۱۵
۷	نام دجال کیوں؟	۱۸
۸	مسیح کہنا خطا ہے	۲۰
۹	اس کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں	۲۱
۱۰	دجال...... حقیقت و خیال	۲۵
۱۱	قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی	۲۶
۱۲	علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی	۲۶
۱۳	علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالی	۲۷
۱۴	اسے مسیح کیوں کہا گیا؟	۲۸
۱۵	شہرتِ خبرِ دجال	۳۰
۱۶	دجال کا اعلانیہ بیان	۳۱
۱۷	دجال اور قیامت	۳۲
۱۸	دجال سے پہلے کیا ہوگا؟	۳۴

۱۹	۱ - دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور	۳۴
۲۰	۲ - فتح قسطنطنیہ	۳۵
۲۱	۳ - ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی	۳۷
۲۲	۴ - دجال سے پہلے قحط اور بھوک	۳۷
۲۳	۵ - ذکر الٰہی لوگوں کا کھانا ہوگا	۳۸
۲۴	ابن صیاد ہی دجال ہے؟	۳۹
۲۵	نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو	۳۹
۲۶	نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ	۴۱
۲۷	ابن زیاد کی خوارق عادات	۴۴
۲۸	ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ	۴۶
۲۹	ابن صیاد اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۷
۳۰	دجال کا مکان اور ابن صیاد	۴۸
۳۱	کس نے کہا؟ ابن صیاد، دجال ہے	۴۹
۳۲	ابن صیاد اور علماء کا کلام	۵۰
۳۳	خطابی نے کہا	۵۱
۳۴	بیہقی نے کہا	۵۱
۳۵	نووی نے کہا	۵۲
۳۶	ابن حجر نے کہا	۵۲
۳۷	میں نے کہا	۵۳
۳۸	توجہ طلب	۵۴
۳۹	دجال جزیرہ میں	۵۴

۴۰	محاورہ مع الدجال	۵۶
۴۱	الدجال یفصح عن شخصیتہ	۵۷
۴۲	دجال کے ساتھ مکالمہ:	۵۹
۴۳	دجال اپنی شخصیت خود واضح کرتا ہے	۶۱
۴۴	دجال کہاں سے نکلے گا؟	۶۱
۴۵	دجال کب نکلے گا؟	۶۳
۴۶	دجال کے خروج کی وجہ	۶۳
۴۷	دجال سے فرار	۶۴
۴۸	فتنہ عظمی	۶۶
۴۹	انبیاء دجال سے ڈراتے رہے	۶۷
۵۰	دجال کے پچھلگ	۶۸
۵۱	یہودی اس کے ساتھ	۶۸
۵۲	عورتوں کا اتباع کرنا	۶۹
۵۳	منافقون اس کے پیروکار	۷۰
۵۴	پہلا دروازہ جسے دجال کھٹکھٹائے گا	۷۲
۵۵	گویا تونے دجال کو دیکھا ہے	۷۲
۵۶	گویا تونے دجال کو دیکھا ہے	۷۴
۵۷	اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟	۷۵
۵۸	حقیقت اور مجاز میں نشان	۷۶
۵۹	انپڑھ لفظِ (کافر) پڑھے گا؟	۷۷
۶۰	فتنے	۷۷

۶۱	دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟	۸۱
۶۲	شیاطین اور دجال	۸۳
۶۳	دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟	۸۵
۶۴	مومن حضرات اور دجال	۸۸
۶۵	دجال کے مقابل سخت ترین لوگ	۹۱
۶۶	جہاں دجال داخل نہیں ہوگا	۹۱
۶۷	مدینہ کے دروازوں پر آمنا سامنا	۹۳
۶۸	دجال کا آمنا سامنا	۹۳
۶۹	خلاصی کا دن	۹۸
۷۰	نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام	۹۹
۷۱	دجال کا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھنا	۱۰۲
۷۲	دجال کے بعد زمین کا حال	۱۰۴
۷۳	نبی کریم ﷺ کی وصیت	۱۰۷
۷۴	دجال سے نجات	۱۰۸
۷۵	نیک اعمال میں جلدی	۱۰۸
۷۶	اس کے شرک سے پناہ مانگنا	۱۰۹
۷۷	نماز میں اس کے فتنہ سے پناہ مانگنا	۱۱۰
۷۸	سورہ کہف کی آیات کا حفظ	۱۱۱
۷۹	سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟	۱۱۲
۸۰	یاجوج وماجوج	۱۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض بلاغرض

اللہ کے فضل وکرم سے جب حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا تو ,, المسیح الدجال ،، نامی کتاب خریدی، مطالعہ شروع ہوا تو ساتھ ترجمہ بھی کرتا گیا اس طرح الحمد للہ! یہ ایک مترجم رسالہ دجال کے موضوع پر کافی وشافی تیار ہو گیا۔ مصنف نے اس میں حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے، الحمد للہ! کہ مؤلف کا تعلق جماعتِ ناجیہ ,اہل سنت وجماعت، کے ساتھ ہے جس کا ثبوت مطالعۂ کتاب سے میسر ہو جائے گا، چونکہ یہ مسئلہ ایک عقیدہ کی حیثیت رکھتا ہے، اسلئے بھی اسے اہمیت ہے۔ بطور خلاصہ کچھ معلومات درج ذیل ہیں،

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا حکیم محمد امجد علی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب، فقہی انسائیکلو پیڈیا بہار شریعت، حصہ اول میں (معاد ومحشر کا بیان) کے تحت علامات قیامت کو ذکر کرتے ہوئے (۲۱) نمبر پر دجال کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

۲۱) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا، چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا اڑاتی ہو، اس کا فتنہ شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے جن کے نام جنت و دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گے مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقۃً آگ

ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گی وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں داخل کرے گا، مردے جلائے (زندہ کرے) گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لمبے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ اسی قسم کے بہت شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں، اسی لئے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا مونھ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بہ ظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علم الہی میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا ,,ک ف ر،، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا، جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح (عیسیٰ) علیہ الصلاۃ والسلام آسمان سے مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے، وہ لعین دجال حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کی سانس کی خوشبو مد بصر (جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی) تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے

وہ جہنم واصل ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ اول، معاد و محشر کا بیان)

اس ساری گفتگو سے اس مسئلہ کی اہمیت واضح ہوئی مگر چودھویں صدی کے ایک مفسر نے اپنی بدعقیدگی کا یوں اظہار کیا، اُس کا اِسلام سے کیا تعلق ہے؟ اس نے لکھا:

حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا

حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء بحوالہ آئینہ مودودیت، علامہ مولانا فیض احمد اویسی صاحب ص ۷)

جبکہ اہلسنت کے نزدیک جو جو بطور خبر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک پورا نہ ہولے گا قیامت رونما نہ ہوگی، دیکھئے بہار شریعت صفحہ ۱۹، نشانی (۳۸) کے بعد آپ فرماتے ہیں:

"یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقعہ ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں جب نشانیاں پوری ہولیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی .... دفعۃً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔"

حضور کے کسی حکم کو برحق نہ ماننا گھٹیا ترین گستاخی ہے، اس کتاب میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا آسمان سے نزول ثابت ہے، اور قرآن سے آسمان کی طرف اٹھایا جانا ثابت ہے مگر مودودی نے اس کا بھی انکار یوں کیا:

حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام **کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے ثابت نہیں**

"وَمَا قَتَلُوْهُ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، یہ سوال کہ اٹھانے کی

کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق قرآن میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اسی لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات،،

(تفہیم القرآن، بحوالہ آئینہ مودودیت صفحہ ۱۱، مولانا فیض احمد اویسی صاحب)

احادیث سے علم یقینی حاصل نہیں ہوتا

،،احادیث پر ایسی کسی چیز کی بنا نہیں رکھی جاسکتی جسے مدار کفر وایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ علم الیقین،،

(ترجمان القرآن، مارچ ـ ماجون ۱۹۴۵ء بحوالہ آئینہ مودودیت)

وہ شخص بھی مودودی زدہ اور اس کی اقتداء میں ہے جو دجال کو امریکی اسلحہ یا جنگی مشینوں سے تعبیر کرتا ہے، درپردہ وہ دجال کے وجود کا منکر ہے اور فکر مودودی کو فروغ دیتا ہے، جیسے ٹی، وی پر HIDDEN TROTH (END of THE TIME) نامی پروگرام میں اسی طرح کی گفتگو کی گئی ہے، نیز قیامت کے وجود کا درپردہ انکار محسوس ہوتا ہے، مجھے اس پروگرام کی cd وصول ہوئیں جو مکمل درست نہ تھیں جتنی میں نے سنی اس میں ایسی ہی گفتگو پائی، اللہ تعالیٰ ان فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

قادیانیت کا رد

قادیانی کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی وہ میں ہی ہوں، سوال یہ ہے کہ

۱۔ اگر یہی وہ مسیح ہے تو پھر اس نے کتنے دن بعد از خروج دنیا پے گزارے چالیس سال یا کم وبیش، اگر کم وبیش تو یہ جھوٹا ہے اگر چالیس سال تو پھر بھی جھوٹا کہ یہ قادیان میں یا کہیں اور دفن مگر مسیح علیہ الصلاۃ والسلام گنبد خضراء میں مدفون ہوں گے۔

۲ــــ اس کے ہوتے دجال آیا یا نہیں اگر آیا تو اس کی خبر کیوں نہیں ملتی اور اسے قتل کس نے کیا۔

۳ ــــــــ کیا اس نے یہودیوں کو قتل کیا، صلیب کو توڑا، اگر توڑا تو اب عیسائیت کہاں سے آئی اور یہودیت کیوں موجود ہے؟ یہ تو ان کا پروردہ ہے اب اس کا مرکز ان کے پاس ہے وہاں ہی جینا مرنا، انہیں اسلام سے نہیں بلکہ اسلام آباد سے غرض ہے۔

۴ ــــ اقوام عالم کے نزدیک جو اسلامی فرقے ہیں وہ ختم ہو کر ایک ہی فرقہ باقی رہنا تھا اور باقی سب ادیان ختم ہو کر صرف اسلام باقی رہنا تھا تو دیگر کیوں موجود ہیں؟

ایسی کئی خرابیاں قادیان کے نبی کو سچا ماننے سے لازم آتی ہیں اللہ تعالی تمام باطل فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے! اس کے مضمون کی تفصیل کرتے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوتی ضرورت کو پیش نظر رکھا گیا اس لئے دیگر مواد کو چھوڑ کر اختصار سے کام لیا ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہر طرح کے فتنوں سے اپنی پناہ عطا کرے اور ایمان پر موت عطا فرمائے! اللہ تعالی طالب حق کو اس کتاب کے ذریعے فیض یاب کرے اور ہماری طرف سے ہمارے آقا و مولا پر اعلی ترین درود و سلام نازل فرمائے جن سے ہم تمام گناہ گاروں کی بخشش ہو اور ہر مسلمان کا دل دوسرے کے لئے صاف ہو ہر ایک کی آخرت بہتر ہو جنت میں اعلی مقام پائے، غرض ہر خیر اسے پہنچے اور ہر شر سے بچ جائے آمین! بجاہ نبیہ الامین!

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اس کتاب کو چھاپنے کے لئے جناب محترم شعبان صاحب اور محمد اعجاز صاحب، مکتبہ فیضان عطار کامونکی نے مکمل خرچ کرنے کا تعاون فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی خیر عطا فرمائے، آقا مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے اور اشاعت دین کے ایسے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے، کاروبار میں وسعت اور رزق حلال میں برکت فرمائے! آمین!

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

- خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ کاموکی
- مدرس قرآن: جامع مسجد حیدری کاموکی
- حال مدرس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ جی ٹی روڈ نزد واہنڈو
- صدر تنظیم ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کاموکی فون: ۰۳۲۲۳۲۱۸۹۲۴۳

۱۵ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق جمادی الثانیہ ۱۴۲۶ھ بوقت ۱۰:۱۹ بروز جمعۃ المبارک

(بعد المغرب)

مُقدمہ

اللہ تعالی کیلئے ہر خوبی وحمد وثنا ہے جو حاضر وغیب کو جانتا ہے، جس نے قلم پیدا کیا تو اسے فرمایا: لکھ، اس نے عرض کیا، کیا لکھوں......؟! فرمایا، ہر چیز کی تقدیر لکھ حتی کہ قیامت کا بپا ہونا (ابوداود/۴۷۰۰)

حمد وثنا کے بعد:

کوئی تعجب نہیں اگر میں کہوں: کہ دجال کے متعلق حدیث اور اس کے آثار بے در بے ہونا ذوق وشوق والے ان موضوعات میں سے ہے جن کی طرف گردنیں جھانکتی ہیں اور کان پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں اور آنکھیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی ہیں۔

کوئی حیرانگی نہیں اس میں اگر میں کہوں:

وہ کتابیں جن میں دجال کا ذکر ہے، بہت کثیر ہیں حتی کہ آفاق میں پہنچ چکی ہیں، کثیر جگہیں کہ ان کا احاطہ نہ کیے جانے میں کوئی شبہ نہیں اور دجال کے ہتھکنڈوں کے راہ جو اہم ہیں اور پوشیدہ ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے ان کا احاطہ وشمار بھی نہ ممکن ہے، اسکی بات کرنے میں بعض کتابیں جو اس کے بارے گفتگو پر مشتمل ہیں ان میں زمانے کی من گھڑت باتوں پر انحصار ہے بلکہ ایسی واہی چیزیں ہیں جو تحول اور ٹھٹھہ کا باعث ہیں۔

اور فضول نہ ہوگا، اگر میں کہوں: کہ یہ کتاب اپنے سے پہلی کتب سے اپنے حجم کے چھوٹا ہونے میں ممتاز ہے کہ حادثات دجال پر مشتمل ہے، میں نے اس میں

اس کے نام، اس کا نام دجال رکھے جانے کی وجہ، اس کا ذکر قرآن میں نہ ہونے سے متعلق، کیا وہ حقیقت ہے یا خیال؟! وہ ابن صیاد ہے یا نہیں؟ اور میں نے ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیث اور آپ سے اس کا مراقبہ، اور بہت ساری احادیث ذکر کی ہیں۔

میں ابھارنے والی حقیقت کی طرف بڑی پینے چھوٹے قدموں سے چلنے والے کی طرح چلا جس میں بہت سارے حیران و پریشان رہے اور قلمیں عاجز ہوئیں وہ حقائق یہ ہیں:

کیا وہ زندہ ہے؟

وہ کہاں ہے؟

کب نکلے گا؟

کہاں سے نکلے گا؟

سب سے پہلے کس شہر میں جائے گا؟

کن علاقوں میں نہ جا سکے گا؟

کتنی دیر زمین میں ٹھہرے گا؟

اور اسے کون قتل کرے گا؟

میں پیچھے پڑ گیا اس کے وصف، اس کی ہیئت کے ذکر کرنے،

جو اس کے ماتھے پر لکھا ہے اس کے ذکر کرنے میں

کیا یہ خیال ہے یا حقیقت ہے؟!

اس کے شعبدوں،

اس کا شیطان کے ساتھ تعلق

چھٹکارے کے دن،

عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول،

اس فتنہ سے نجات کی کیفیت کے ذکر

اور یاجوج ماجوج کے بارے بیان کرنے میں۔

اللہ تعالی سے میں اس کی توفیق اور اخلاص مانگتا ہوں۔

احمد مصطفی الطہطاوی

مترجم

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

١٦ جنوری ۲۰۰۵ء

٦ صفر المظفر ١٤٢٦ھ

بروز بدھ بعد نماز مغرب

☆ نائب، جانشین وخلیفہ آستانہ عالیہ قادریہ شطاریہ ضیائیہ کوٹلی پیر عبد الرحمن باغبانپورہ لاہور

☆ مدرس جامعہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کاموکی

☆ خطیب جامع مسجد چشمہ فیض محمدی کاموکی

☆ صدر ادارہ امام احمد رضا ٹرسٹ کاموکی

نام دجال کیوں؟

فضول نہیں اگر میں کہوں: دجال نام رکھنے کے سبب میں بہت زیادہ خلاف ہے، کہا گیا ہے: دجل (سے دجال بنا) کا اصل معنی تغطیۃ ہے یعنی ڈھانپنا عربی زبان میں ایک محاورہ ہے) دجل البعیر (یہ محاورہ) اس وقت بولا جاتا ہے ب اونٹ پر تارکول وغیرہ ملی گئی ہو۔

حافظ ابن دحیہ نے کہا: علماء نے کہا: دجال کا لفظ لغت میں دس معنوں میں ستعمال ہوتا ہے:

اول : دجال کا معنی ہے کذاب (بہت جھوٹا) یہ خلیل وغیرہ کا قول ہے س کی جمع دجالون ہے۔

دوم : یہ کہ دجال دجل سے بنایا گیا ہے اس کا معنی ہے اونٹ کو تارکول ملنا، اس نام کے رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ حق کو چھپائے گا اور اس پر اپنے جادو اور جھوٹ سے پردہ ڈالے گا جیسے کوئی آدمی اپنے اونٹ کی خارش کو تارکول سے چھپاتا ہے، جب وہ یہ کام کرے تو اس کا نام مُدجل ہے، اس کا قائل اصمعی ہے۔

سوم : اس کا نام یہ اس لئے ہے کہ وہ زمین کے اطراف میں گھوم جائے گا اور انہیں طے کرے گا، جب کوئی یہ کام کرتا ہے تو کہا جاتا ہے: دجل الرجل (آدمی نے زمین کو پھر کر طے کر لیا)

چہارم : لفظ دجال میں ڈھانپنے کا مفہوم ہے؛ کیونکہ وہ زمین پر پوری طرح چھا جائے گا اور پوری زمین کو اپنے شر سے ڈھانپ لے گا، اور دجل کا معنی ڈھانپنا ہے، ابن درید نے کہا: كُلُّ شَيءٍ غَطَّيتَهُ فَقَد دَجَّلتَهُ (ہر وہ چیز جسے تم نے ڈھانپ لیا اس کے ساتھ تم نے دجال والا کام کیا)

پنجم : اس کا نام دجال اس لئے ہے کہ وہ اس زمین کو قطع کرے گا جب وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ پوری زمین کو روند ڈالے گا۔

ششم : اس کا نام دجال اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنے شر سے دھوکہ دے گا جیسا کہ کہا جاتا ہے: لَطَخَنِيْ فُلَانٌ بِشَرِّهٖ (فلاں شخص نے مجھے اپنے شر سے آلودہ کردیا) (جیسے گندگی سی کسی چیز کو آلودہ کیا جاتا ہے، معلوم ہوا کہ دجال کا شر ایک گندگی ہے جو ایمان کو آلودہ کردیگی، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہفتم : دجال کا معنی ہے مُمَخرِق اور مُخَرِّق یعنی دہشت زدہ کرنے والا اور بہت جھوٹ بولنے والا۔

ہشتم : دجال کا معنی ہے مُمَوِّہ ملمع سازی کرنے والا یہ مفہوم بتانے والے ثعلب ہیں، جیسا کہ جب تلوار کو سونا چڑھا کر ملمع کیا گیا ہو تو کہا جاتا ہے سَیف مُدَجّل یعنی سونا چڑھائی ہوئی تلوار۔

نہم : دجال سونے کے اس پانی کو بھی کہا جاتا ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو ملمع سازی کی جائے کہ اس کا باطل (باہر سے) حسین ہو جائے اور اس کے اندر ٹھیکری یا عود ہو (لہذا دجال بھی جو اس کے دل میں ہوگا اس کے خلاف ظاہر کرے گا اس طرح اس کی طرف سے ملمع سازی ہوگی)

دہم : دجال: فِرِنْدُ السَّیف تلوار کا جوہر، اس کے نقش نگار (ان معانی کو قرطبی نے تذکرہ ۲/۶۰ میں ذکر کیا، ان معانی میں سے اکثر کو لسان العرب اور فتح الباری ۱۳/۹۷ میں دیکھا جا سکتا ہے)

بعض علماء نے ان میں سے اکثر معانی کا ذکر کیا اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اپنے شیخ مجد الدین الشیر ازی فیروز آبادی سے ذکر کیا: کہ آپ نے اس کا نام دجال رکھنے کا سبب بیان کرتے ہوئے پچاس قول جمع کیے (فتح الباری ۱۳/۱۰۱)

مسیح کہنا خطا ہے

بہت سارے لوگوں نے تالیفات مرتب کیں اسی طرح ایک سی زائد علماء نے اس کا نام مسیح دجال ذکر کیا تا کہ وہ مسیح عیسی علیہ الصلاۃ والسلام سے اسے الگ کر سکیں، حالانکہ علما نے اس کا انکار فرمایا:

ابن حجر نے کہا:

ابن عربی نے مبالغہ کیا کہ کہا: قوم گمراہ ہوگئی تو انہوں نے اسے مسیح روایت کیا اور بعض نے سین کو مشدد کردیا تا کہ اس کے اور مسیح عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے درمیان فرق کرسکیں اس طرح انہوں نے مسیح کی بجائے مَسِّیْخ کردیا اور یہ ان کا گمان ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان تو فرق پہلے سے ہی ہے۔

بہترین وہ چیز کی جس کی ہم پر اتباع واجب ہے وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام اور دجال کے درمیان فرق کرنے کیلئے وارد ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے فرمایا:

مَسِیْحُ الضَّلَالَةِ گمراہی کا سیاح یا گمراہی کا راہنما (اس کی تخریج والفاظ آگے تفصیل سے آرہے ہیں) یہ دلالت کرتا ہے کہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام مَسِیْحُ الْهُدٰی ہیں، تو ان لوگوں نے سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم کا ارادہ کیا مگر حدیث میں تحریف کردی۔

امام نووی نے ذکر کیا کہ اکثر راویوں نے اسے لفظ مسیح سے ہی ذکر کیا بعض نے مخالفت کی کہ حاء کو خاء سے بدل دیا اور جو حاء سے ہے اسے ہی ترجیح ہے یعنی مسیح حاء پر نقطہ نہیں

(فتح الباری ۱۰۱/۱۳-۱۰۲؛ اور امام نووی کی شرح مسلم ۵۹۰/۲)

قرآن میں ذکر کیوں نہیں؟

ان بہت سارے سوالوں میں علماء کا اختلاف ہے جو دجال کے متعلق ہیں، خصوصا جن میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور یقینا جو ان میں سے زیادہ ظاہر ہیں درج ذیل ہے۔

دجال کا ذکر قرآن میں صراحتا کیوں نہیں؟

خاص کر کے اس سے جس شر کا ذکر ہے، لوگوں کے لئے اس کا فتنہ عظیم، اور انبیاءِ کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا مسلسل اس سے بچانے کی وضاحت ہے، اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم ہے حتی کہ نماز میں بھی۔

علماء نے کئی جواب دئے ہیں جن کا حاصل یہ ہے۔

۱ - یہ کہ اس کا ذکر صراحت سے نہیں کیا گیا، لیکن اس کی طرف اشارہ کئی آیات میں ہے، ان میں سے ایک یہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿......يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا......﴾

سورۃ الأنعام آیت ۱۵۸،

جس دن تیری رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔

اس کے معنی پر دلالت اس حدیث شریف کی ہے جو سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ:

ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

اَلدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

تین چیزیں جب نکلیں گی تو کسی جان کو جو اس سے پہلے ایمان نہ لائی ہو گی اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا، دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔(۱)

۲ - اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ......﴾

اور نہیں کوئی اہل کتاب مگر وہ ضرور ضرور آپ پر ایمان لائے گا اس کی موت سے پہلے......(۲)

اس میں نزول عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف اشارہ ہے، اور یہ بات صحیح ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے، تو اللہ تعالی نے ضدین میں سے ایک کے ذکر پر ہی اکتفاء فرمایا اور اس لئے بھی کہ اس کا لقب بھی عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے لقب کی طرح مسیح ہے لیکن دجال گمراہی کا مسیح ہے اور عیسی علیہ الصلاۃ والسلام ہدایت کے مسیح ہیں۔

۳ - اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (۳)

یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسان کے پیدا کرنے سے بڑا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان حدیث نمبر (۲۴۹)؛ ترمذی کتاب التفسیر، ۳۰۷۳؛ مسند احمد ۲/ ۴۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن ۳۷۵۹۶، صحیح ابوعوانہ ۱/ ۱۰۷

(۲) سورۃ النساء/ ۱۵۹

(۳) سورۃ غافر/ ۵۷

بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا: ان کے الفاظ یہ ہیں:

اہل تفسیر نے کہا:

یہ آیت یہود کے بارے نازل ہوئی، اس لئے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا:

اِنَّ صَاحِبَنَا الْمَسِيحَ بْنَ دَاوُدَ - يَعْنُونَ الدَّجَّالَ - يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَيَبْلُغُ سُلْطَانُهُ الْبَرَّ وَ الْبَحْرَ، وَ يَرُدُّ الْمُلْكَ إِلَيْنَا.

بیشک ہمارا صاحب مسیح بن داود۔ ان کی مراد دجال ہے۔ آخری زمانہ میں نکلے گا تو اس کی سلطنت بر و بحر میں ہوگی، اور وہ ملک ہمیں واپس دلا دے گا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

اللہ کی پناہ مانگ (یعنی مسیح دجال کے فتنہ سے) (۱)

حافظ ابن حجر نے اس طرف اشارہ فرمایا اور اسے مستحسن قرار دیا اور فرمایا اس جگہ الناس سے مراد دجال ہے گویا کل کو بعض پر استعمال کیا گیا ہے۔

اس کی طرف حافظ ابن حجر نے اشارہ کیا اور اسے حسن قرار دیا، اور فرمایا:

یہاں الناس سے مراد دجال ہے تو گویا کل (ایسا لفظ جو کثیر کے لئے ہو) کو بعض (ایک) پر استعمال کیا گیا ہے۔

یہ اگر ثابت ہو تو بہترین جواب ہے، اور اس میں سے ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے اپنے بیان سے کیا (۲)

---

(۱) تفسیر بغوی، معالم التنزیل ۴/۱۰۱؛ سیوطی نے ابی عالیہ سے عبد بن حمید سے مرسلاً ذکر کیا؛ ابن ابی حاتم نے سند صحیح کے ساتھ در منثور میں ۵/۲۶۱۔

(۲) فتح الباری ۱۳/۹۸، النہایۃ فی الفتن ابن کثیر ۱/۱۵۱، ۱۵۲

بعض نے ایک چوتھا جواب زیادہ ذکر کیا تو کہا:

آپ نے اس کا ذکر اس کے حقیر وذلیل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا، اسی طرف حافظ ابن کثیر کا میلان ہے کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس کا ذکر چھوڑا، اس کا ذکر قرآن میں اس کی حقارت اور امتحان کے سبب نہیں، اس لئے کہ اس کے جھوٹا ہونے کا معاملہ اس سے واضح تر ہے کہ اس پر تنبیہ کی جائے یا اس سے ڈرایا جائے، اور کبھی کسی شے کا ذکر اس کے واضح ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے وقت وصال حالت مرض میں ارشاد فرمایا اور اس بات کا عزم کرلیا کہ اپنے بعد سیدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو لکھ دیں پھر اسے چھوڑ دیا اور فرمایا:

یَأْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلَّا أَبَا بَکْرٍ

اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کریں گے مگر ابوبکر کا (نہیں کریں گے) (۱)

لہٰذا آپ ﷺ نے اس پر بیان کو ترک فرمادیا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت واضح اور قدر صحابہ کرام کے نزدیک ظاہر تھی، اور آپ جانتے تھے کہ صحابہ کرام کسی کو آپ کے برابر نہیں سمجھتے، تو اسی طرح یہ مقام ہے جس میں ہم ہیں کہ دجال کی مذمت واضح اور نقص ظاہر ہے اس مقام کی وجہ سے جس کا وہ خود دعویٰ کرے گا اور وہ مقام ربوبیت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر ترک فرمادیا، اس نص فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندے جانیں کیونکہ اس جیسی باتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور ان کے احکام کو تسلیم کرنے میں ہی ان کی رہنمائی کرتی ہیں اور ایمان وتسلیم کو زیادہ کرتی ہیں (۲)

---

(۱) صحیح ہے اسے ابن سعد نے طبقات کبریٰ ۳/۱۷۸ میں روایت کیا، حاکم نے مستدرک میں کتاب معرفۃ صحابہ ۳/۴۷۷ میں، اور ذہبی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

(۲) النہایۃ فی الفتن والملاحم لابن کثیر ۱/۵۳

ابن حجر نے اس کا تعاقب کیا جس نے کہا کہ اس کا ذکر بوجہ حقارت چھوڑ اگیا ہے، اور اس کی کمزوری کو بیان کیا کہ اللہ تعالی نے یاجوج ماجوج کا ذکر کیا جبکہ ان کا فتنہ دجال کے فتنہ سے کم نہیں (یاجوج ماجوج سے دجال کا فتنہ بڑھ کر لگتا ہے کہ وہ شرک کی دعوت دینے والا اور دعوی ءالوہیت کرنے والا ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کفر سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ عام کفر سے شرک کو علماء نے اعلی درجہ کا کفر شمار کیا ہے البتہ مطلق کفر میں برابر ہیں کہ مومن وہ بھی نہیں وہ بھی نہیں جہنم میں دونوں جائیں گے۔اللہ اعلم بالصواب ۔محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

❁☆❁☆❁☆❁

دجال......حقیقت وخیال

ایمان کی بات یہ ہے کہ دجال آخری زمانہ میں ہوگا یہ حقیقت ہے اس میں کوئی شک نہیں اس پر ایمان رکھنا واجب ہے۔

اہل علم نے اس پر ایمان کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے جو دجال کے خروج اور اس کے اس فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے وارد ہے جس کیساتھ اللہ تعالی اپنے بندوں کو آزمائے گا، اس کی مخالفت اہل بدعت اور ٹیڑھی راہ والوں کے سوا کسی نے نہیں کی یعنی خارجی اور معتزلہ، اہل علم کے لئے اس کے کئی دلائل ان کے رد میں مذکور ہیں، کچھ ان سے ہم ذکر کرتے ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی

نے احادیث دجال کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ان احادیث میں دلیل ہے کہ مسلک اہل سنت حق ہے کہ دجال کا وجود صحیح ہے، وہ ایک معین شخص ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو آزمائے گا، اسے کئی چیزوں پر قدرت ہوگی جیسے قتل کے بعد زندہ کرنا، سبزہ اور نہروں کا ظہور، جنت و دوزخ زمین کے خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا...... یہ سب اللہ تعالی کی مشیت سے ہوگا، پھر اللہ تعالی اسے عاجز کردے گا تو وہ کسی کے قتل وغیرہ پر قادر نہ رہے گا اس کا معاملہ باطل ہو جائے گا اور اسے عیسی علیہ الصلاۃ والسلام قتل کریں گے۔

بعض خارجیوں، معتزلہ اور جہمیہ نے اس میں (اہل سنت کی مخالفت کی) تو انہوں نے اس کے وجود کا انکار کردیا اور احادیث صحیحہ کا رد کر بیٹھے۔ (۱)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی

نے فرمایا: دجال پر ایمان رکھنا اور اس کا نکلنا حق ہے، اور یہی اہل سنت اور عام اہل فقہ وحدیث کا مذہب ہے، بخلاف معتزلہ اور خارجیوں کے جنہوں نے اس کا انکار کیا...... (۲)

علامہ طحاوی رحمہ اللہ تعالی

نے اس کے بارے مشہور عقیدہ میں فرمایا:

نُؤمِنُ بِاَشْرَاطِ السَّاعَةِ :مِنْ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَنُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ...... (۳)

---

(۱) اسے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/ ۹۸ میں نقل کیا۔

(۲) تذکرہ قرطبی ۲/ ۷۵۱۔

(۳) شرح عقیدہ طحاویہ ابن ابی العز الحنفی ۵۶۴، ۵۶۵۔

اور ہم قیامت کی علامات پر ایمان رکھتے ہیں: جیسے دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا......

ممکن ہے کہ ان ذکر کردہ نصوص میں اور جو اس کے بعد آ رہی ہیں ان میں دلیل ہو اس کے باطل ہونے پر جس کی طرف ہم عصر فضلاء میں سے ایک سے زائد حضرات گئے جیسے شیخ محمد رشید رضا، شیخ شلتوت اور محمد فرید وجدی، یہ حضرات دجال کے نکلنے کی احادیث میں شک میں ہیں کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ احادیث صحیح نہیں ہیں یا ان میں اضطراب ہے، عنقریب ہم ان میں سے اکثر کا ذکر اپنے اس رسالہ میں کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ!

(ان کے اقوال ان کی کتب میں دیکھے جا سکتے ہیں مثلاً محمد رشید کی المنار ۳/ ۳۶۱: وہ اپنے شیخ محمد عبدہ سے نقل کرتے ہیں:

إن الدجال رمز للخرافات والدجل والقبائح التي تزول بتقرير الشريعة على وجهها والأخذ بأسرارها وحكمها ....

بے شک دجال بے عقلی کی باتوں، دھوکہ فریب اور ان بری چیزوں کی طرف اشارہ جو شریعت کے پکا کرنے اور اس کے اسرار و حکم کو لینے سے زائل ہو جاتی ہیں۔

اور دیکھیے دائرۃ معارف القرن العشرین۔ فرید وجدی ۸/ ۹۵ اور فتاویٰ شیخ شلتوت)

اسے مسیح کیوں کہا گیا؟

دجال کا نام مسیح رکھنے کے سبب میں علماء کے کئی جوابات ہیں خلاصہ یہ ہے۔

☆ اس کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین کو چھوئے گا یعنی اس پر گھوم جائے گا یہ قول لغوی ابوالعباس ثعلب کا ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی مسیح کہا گیا کیونکہ آپ کبھی شام میں کبھی مصر میں کبھی سمندر کے ساحلوں پر ہونگے اور اسی طرح مسیح دجال ہے، دونوں کا نام مسیح ان کے زمین پر گھوم جانے کی وجہ سے ہوا

☆ اس کا نام دجال رکھنے کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس کی ایک آنکھ اور ایک ابرو نہیں ہونگے۔

ابن فارس نے کہا:

وَالْمَسِيْحُ أَحَدُ شِقَّيْ وَجْهِهِ مَمْسُوْحٌ لَا عَيْنَ لَهُ وَلَا حَاجِبَ؛ وَلِذٰلِكَ سُمِّيَ مَسِيْحًا.

مسیح دجال کے چہرے کے دو حصوں میں سے ایک مٹا ہوا ہوگا نہ اس کی ایک آنکھ ہوگی اور نہ اس کا ایک ابرو ہوگا اسی وجہ سے اس کا نام مسیح ہے (لغت میں مسیح کا معنیٰ کانا بھی ہے، مترجم)

☆ مسیح بمعنیٰ کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا، یہ ایسا معنیٰ ہے کہ اس سے دجال مخصوص ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولے گا اور کہے گا: أنا الله، یہ انسانوں میں سے بہت بڑا جھوٹا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بدشکلی اور عار کے ساتھ خاص کیا۔

☆ مسیح بمعنی سرکش، خبیث، پلید اس مفہوم کا قائل ابن فارس ہے، البتہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کو مسیح کہنے کی وجہ دجال کی وجہ سے مختلف ہے اور علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں جن کو ابن وحیہ نے اپنی کتاب مجمع البحرین میں جمع کردیا ان اقوال کی تعداد ۲۳/تئیس ہے مشہور ترین درج ذیل ہیں۔

☆ آپ کا نام مسیح اس لئے ہے کہ آپ سے بوقت ولادت برکت حاصل کی گئی۔

☆ اس لئے بھی کہ کسی تکلیف والے کو آپ نہیں چھوتے تھے مگر وہ اچھا ہوجاتا تھا۔

☆ اس لئے بھی کہ آپ چہرہ کے حسین تھے اسے ابن منظور نے ذکر کیا، کہا جاتا ہے: مسحہ اللہ: یعنی اللہ تعالی نے آپ کو حسین، برکتوں والی صورت میں پیدا کیا۔

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆

(اس بحث کو تفصیل سے قرطبی کی کتاب تذکرہ ۲/۷۶۶، ۷۶۸ میں، لسان العرب، ابن منظور کی زیر مادہ مسح اور معجم مقاییس اللغۃ، ابن فارس ۵/۳۲۲، ۳۲۳ دیکھیں)

شہرتِ خبرِ دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال کی صورتِ حال اور اس کے نکلنے کے بارے وارد ہونے والی احادیث کثیر اور طرح طرح کی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے جم غفیر نے انہیں روایت کیا اسی وجہ سے اہل علم نے ان احادیث کے متواتر ہونے کی وضاحت کی ہے۔

ان میں سے ابن کثیر اپنی تفسیر میں، شوکانی نے اس بارے ایک کتاب لکھی جس کا نام اس نے "التوضیح فی تواتر ماجاء فی المنتظر والمسیح"، رکھا یعنی عیسی علیہ الصلاۃ والسلام اور دجال کے بارے جو احادیث تواتر سے ہیں ان کی وضاحت۔

کتانی نے کہا:

ایک سے زائد افراد نے صحابہ کی ایک جماعت سے کئی صحیح طریقوں سے احادیث کے وارد ہونے کا ذکر کیا، شوکانی کی توضیح میں ان سے ایک سو احادیث ہیں، وہی احادیث صحاح، معاجم اور مسانید میں ہیں اور تواتر ان کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے ان کے مجموعہ کو جمع کر لیں پھر تو سونے پہ سہاگہ ہے۔

نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر، کتانی کی ۲۲۸، ۲۲۹؛ تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۹۱؛ نہایة البدایة ۱/ ۱۵۸؛ فتح المغیث، سخاوی کی ۳/ ۴۴)

دجال کا اعلانیہ بیان

اگر چہ دجال کی خبر شہرت میں حد تواتر کو پہنچ چکی ہے اور اس کا آنا قیامت کی علامات میں سے ہے پھر بھی ہم پر لازم ہے کہ ہم لوگوں کے لئے اسے واضح کریں خاص کر اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے لئے۔

علامہ سفارینی حنبلی نے فرمایا:

ہر عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث دجال کو اپنی اولاد، مردوں اور عورتوں کے درمیان پھیلائے، امام ابن ماجہ نے فرمایا:

میں نے طنافسی سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

میں نے محاربی سے سنا جو حدیث کے امام ہیں آپ فرمارہے تھے:

ينبغي أن يدفع هذه الأحاديث يعني حديث الدجال إلى المؤدب حتى يعلمها الصبيان في الكتاب (۱)

ضروری ہے کہ یہ احادیث یعنی احادیث دجال تربیت کرنے والے تک پہنچائی جائیں تا کہ وہ لکھنے میں بچوں کو سکھائے

اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ دجال بہت خطرناک، اس کا خروج عظیم، اور اس کا زیادہ ہونا اس حد تک کہ عقل اس کا تصور نہیں کرسکتی اس لئے بھی کہ اس کا فتنہ مت مار دے گا اور دل کو قابو کرے گا۔

(۱) لوامع الاسرار البهية ۲/۱۰۶؛ سنن ابن ماجہ ۲/۱۳۶۳

دجال اور قیامت

بلاشک دجال قیامت کا مقدمہ ہے کہ جونہی وہ آ گیا تو پھر قیامت میں زیادہ دیر باقی نہ رہے گی، قیامت کی وہ نشانیاں جو افق پر روشن ہو گی لڑائیوں کا اعلان کرتی ہوں گی، نبی کریم ﷺ سے کثیر احادیث آئی ہیں جو قیامت کی بڑی بڑی علامات کو واضح کرتی ہیں ان میں سے دجال کا نکلنا ہے، ان احادیث میں سے چند درج ذیل ہیں۔

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری نے روایت کی، فرمایا:

اَطْلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ

فَقَالَ : مَا تَذَاكَرُوْنَ ؟ قَالُوْا : نَذْكُرُ السَّاعَةَ،

قَالَ : اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ : الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ آخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ.

ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا مذاکرہ کرتے تھے؟

صحابہ نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔

فرمایا: بیشک وہ قائم نہ ہو گی حتی کہ تم دیکھ لو گے دس نشانیاں، تو آپ نے ذکر کیا دھوئیں، دجال، دابہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ

والسلام کا نازل ہونا، یاجوج وماجوج اور تین بار دھنسنے (کے واقعات) ایک دھنسا مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں ان کے آخر میں ایک آگ ہوگی جو یمن سے ظاہر ہوگی لوگوں کو ہانک کر محشر کی طرف لے جائے گی (۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ: اَلدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تین چیزوں کا جب ظہور ہوگا کسی جان کو اس وقت اس کا ایمان لانا نفع نہ دیگا جو پہلے ایمان نہ لائی ہوگی، دجال، دابہ اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۲)

اور یہ نشانیاں پے در پے ہوں گی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی خبر دی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع میں، فرمایا:

خُرُوْجُ الْآيَاتِ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ يَتَتَابَعْنَ كَمَا تَتَابَعُ الْخَرَزُ

نشانیوں کا نکلنا ایک دوسری کے پیچھے مسلسل ہوگا جیسا کہ ایک دھاگہ میں پروئے ہوئے موتی (۳)

اس کی مثل عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، الفاظ یہ ہیں:

---

(۱) اسے مسلم نے کتاب الفتن میں ۲۹۰۱ نمبر پر روایت کیا، احمد نے اپنی مسند ۴/۶ میں، ابو داود نے الملاحم میں حدیث نمبر ۴۳۱۱، ابن ماجہ نے کتاب الفتن میں ۴۰۵۵ نمبر حدیث اور ابن ابی شیبہ نے المصنف میں ۳۷۵۳۲ نمبر پر روایت کیا)

(۲) مسلم نے کتاب الایمان ۲۴۹، ترمذی نے کتاب التفسیر ۳۰۷، ابن ابی شیبہ نے مصنف میں کتاب الفتن ۳۷۵۹۶، ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۵۵ میں روایت کیا)

(۳) صحیح ابن حبان، بموارد: ۱۸۸۳، طبرانی اوسط نے روایت کی اور ہیثمی نے مجمع ۷/۳۲۳ میں کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں ابن حبان نے اسے صحیح کہا۔

اَلْآیَاتُ کَخَرَزَاتٍ مَنْظُوْمَاتٍ فِیْ سِلْکٍ فَانْقَطَعَ السِّلْکُ فَتَبِعَ بَعْضُهَا بَعْضًا.

نشانیوں کا آنا پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہوگا جیسا کہ موتی جو ایک دھاگہ میں پروئے ہوں اور دھاگہ ٹوٹ جائے تو ایک دوسرے کے پیچھے وہ گرنے لگتے ہیں (۱)

دجال سے پہلے کیا ہوگا؟

بلاشک دجال کے ظہور کی بہت ساری علامتیں ہیں جو اس کے نکلنے سے پہلے ہونگی اور اس کے خروج کی طرف شدت سے اشارہ کریں گی اور نبی کریم ﷺ نے بہت سارے ایسے امور کا ذکر کیا ہے جو دجال سے پہلے رونما ہونگے۔

۱۔ دعوائے نبوت کرنے والوں کا ظہور

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ......

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ تیس کے قریب دجال (جھوٹے نبی) نکلیں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول

---

(۱) اپنے شواہد سے حدیث صحیح ہے: احمد ۲/۲۱۹؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۴/۴۷۳ نے روایت کی: اس کی شاہد حدیث انس ہے جسے حاکم ۴/۵۴۶ نے روایت کیا اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا! اور اس کا ذہبی نے اقرار کیا ہے۔

ہے ...... (۱)

۲ - فتح قسطنطنیہ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ.

جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات ماہ میں ہوگا۔(۲)

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے نیز مرفوع روایت ہے کہ:

عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةُ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ......

بیت المقدس کی آبادی یثرب کی خرابی ہے یثرب کی تباہی جنگ عظیم کا ظہور ہے، جنگ عظیم کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے......(۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِی الْبَرِّ

---

(۱) ایک متفق علیہ حدیث کا جزء ہے: اسے بخاری نے کتاب الفتن میں ۷۱۲۱ نمبر پر روایت کیا؛ مسلم نے کتاب الفتن میں ب/۱۸ـ۱۲ـ۲۹۱۲؛ ابوداود نے کتاب الملاحم میں ۴۳۳۳،۴۳۳۴۔

(۲) ابوداود نے کتاب الملاحم ۴۲۹۵ میں؛ ترمذی نے کتاب الفتن ۲۲۳۸؛ ابن ماجہ کتاب الفتن ۴۰۹۲؛ مسند احمد ۵/۲۳۴؛ مستدرک حاکم کتاب الفتن ۴/۴۲۶؛ اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

(۳) ابوداود نے کتاب الملاحم ۴۲۹۴؛ احمد نے ۵/۲۳۲؛ شرح السنہ میں بغوی ۴۲۵۲؛ خطیب نے اپنی تاریخ میں ۱۰/۲۲۳ روایت کیا؛ ابن کثیر نے نھایہ میں ۱/۶۴ کہا اس کی سند جید ہے اور حدیث حسن ہے اس پر نبوت کے انوار ہیں۔

وَجَانِبٌ مِنهَا فِي الْبَحْرِ ؟ قَالُوا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ،قَالَ : لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاق فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ ،قَالُوا: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ ،فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَاالَّذِي فِي الْبَحْرِ ،ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ،ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّالِثَةَ : لَاإِلٰهَ إِلَّااللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ :إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیاتم نے مدینہ کی ایک جانب کے خشکی میں اور ایک کے سمندر میں ہونے کی بابت سنا؟ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ!

فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ ستر ہزار بنی اسحاق سے اس میں جنگ کریں گے تو جب وہ اس میں داخل ہونگے اتریں گے تو اسلحہ سے نہ لڑیں گے اور نہ تیراندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے لا إلٰـه الااللہ واللہ اکبر تو مدینہ(۱) کی ایک جانب جو سمندر میں ہے ساقط ہو جائے گی، وہ پھر دوبارہ لا إلٰـــه الااللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری جانب ساقط ہو جائے گی، پھر وہ تیسری بار لا إلٰــه الااللہ و اللہ اکبر کہیں گے تو اس کے لئے کشادگی کر دی جائیگی تو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے لوٹ مار کریں گے اسی اثناء میں کہ وہ آپس میں تقسیم کر رہے ہونگے اچانک ایک چیخ کر بولنے والا ان کی طرف آئے گا تو وہ کہے گا: بلاشک دجال نکل آیا ہے تو وہ ہر شیٔ کو چھوڑ کر واپس لوٹ جائیں گے۔(۲)

---

(۱) اس شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے، مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۶ حاشیہ نووی قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۲) مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی باب/ ۱۸، نمبر ۲۹۲۰)

۳ - ظہور دجال کے قریب حالات کی تبدیلی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : سَيَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خِدَاعَاتٌ يَصْدُقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ وَيَكْذِبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ وَيَخُوْنُ فِيْهَا الْأَمِيْنُ وَيَنْطِقُ الرُّوَيْبِضَةُ قِيْلَ :وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ :الرَّجُلُ التافه؛ يَتَكَلَّمُ فِيْ أَمْرِ الْعَامَّةِ.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر کم پیداوار والے کئی سال آئیں گے جن میں جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امین بنایا جائے گا، امانت دار کو ان میں خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا، اور رویبضہ ان میں باتیں کرے گا عرض کیا گیا: یارسول اللہ رویبضہ کیا ہے؟ فرمایا: گھٹیا کمینہ آدمی؛ جو عام لوگوں کے معاملہ میں باتیں کرتا پھرے گا۔(۱)

۴ - دجال سے پہلے قحط اور بھوک

ابوامامہ کی ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں،

......وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ يُصِيْبُ النَّاسَ فِيْهَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ يَأْمُرُ اللهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُوْلَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ

(۱) یہ حدیث کئی طرق سے صحیح ہے: ابن ماجہ نے کتاب الفتن ۴۰۳۶؛ احمد نے ۲/۳۳۸؛ طحاوی نے مشکل الآثار میں ۱/۱۹۳؛ حاکم نے ۴/۴۶۵ روایت کیا ہے حاکم نے اسے صحیح کہا اور اس کے امام احمد ۳/۲۲۰ کے نزدیک کئی شواہد حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور ابن حجر نے فتح الباری میں ۱۳/۸۴ اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مَطَرِهَا، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ.

بیشک دجال کے خروج سے پہلے تین سخت سال ہوں گے لوگوں کو ان میں سخت بھوک پہنچے گی اللہ تعالیٰ ان میں سے پہلے سال آسمان کو حکم دے گا کہ وہ تہائی حصہ اپنی بارش کا روک لے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ تہائی پیداوار کو روک لے گی پھر دوسرے سال میں آسمان کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی بارش کو روک لے گا زمین کو حکم دے گا تو وہ دو تہائی پیداوار روکے گی پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دے گا تو وہ اپنی بارش پورے کی پوری روک لے گا اور ایک قطرہ بارش نہ برسے گی، زمین کو حکم دے گا تو وہ پوری پوری پیداوار روک لے گی تو کوئی سبز شے نہ اگے گی حتی کہ کوئی کھروں والا جانور باقی نہ رہے گا مگر جسے اللہ چاہے گا(۱)

۵ - ذکر الٰہی لوگوں کا کھانا ہوگا

ابو امامہ کی گزشتہ حدیث میں آپ ﷺ کے زمین پر کھانا پینا ختم ہونے کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی یہ آیا کہ ایک صحابی نے عرض کیا: لوگوں کا اس زمانہ میں ذریعہ معاش کیا ہوگا؟

قَالَ: اَلتَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَيَجْرِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مَجْرَى الطَّعَامِ.

(۱) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا، کتاب الفتن ب/۳۳، ح/۴۰۷۷ ایک لمبی حدیث سے ہے اور اس کی سند حسن ہے اور اس کے کئی شواہد ہیں۔

فرمایا: لآالہ الا اللہ پڑھنا، اللہ اکبر کہنا، سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا اور اسے کھانے کے قائم مقام کر دیا جائے گا۔

ابن صیاد ہی دجال ہے؟(۱)

سوال ایک سوال کا جواب دینے سے پہلے اور بعد والے بہت سارے لوگ حیران رہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا، اگر میں کہوں: صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے لوگوں نے دجال کی شخصیت کی حد بندی کرنے میں بہت اختلاف کیا، سوال یہ ہے کہ کیا وہ دجال ابن صیاد ہے؟ جیسا کہ ایک سے زائد صحابہ اور دیگر حضرات نے اس کا یقین کرلیا ہے، ہم اسے اختصار سے بیان کریں گے۔

ابن صیاد جس کا نام آصاف ہے یہود سے تھا، زمانہ نبی کریم ﷺ میں وہ کہانت کا دعوے دار تھا اس کا امتحان نبی کریم ﷺ نے لیا تا کہ صحابہ کرام کو اس کے حال کی حقیقت معلوم ہو، اس کا امر باطل صحابہ کے لئے ظاہر ہو جائے، کہ وہ جادوگر ہے اس کے پاس شیطان آتا اس کی زبان پر وہی کچھ القاء کرتا جو وہ کاہنوں کے لئے القاء کرتا تھا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی اس کے ساتھ کئی ملاقاتیں تھیں بعض کے نزدیک یہ راجح ہے کہ وہ ابن صیاد ہی دجال ہے ہم اسے مختصر بیان کرتے ہیں۔

نبی کریم کی ابن صیاد سے گفتگو

حدیث کی کتابیں ابن صیاد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن صیاد کے ساتھ وقوف اور اس پر اسلام پیش کرنا اور جو اس نے جواب دیا ذکر کرتی ہیں:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتی کہ

(۱) نووی نے کہا اسے ابن صیاد اور ابن صائد کہا جائے گا، شرح مسلم ۱۸/۳۶۱۔

اسے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اس دن وہ بلوغ کے قریب تھا، کوئی چیز سمجھتا نہیں تھا حتی کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی پشت پر مارا پھر فرمایا:

أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا تو کہا:

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ (۱)

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔

ابن صیاد نے آپ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ (۲)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

نبی کریم نے اسے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (۳)

---

(۱) ابن حجر نے ذکر کیا کہ اس نے یہ بات اس لئے کہی کہ وہ یہودیوں سے تھا جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو مانتے تھے لیکن دعوی ان کا یہ تھا آپ کی بعثت عرب کے ساتھ مخصوص ہے، ابن حجر نے کہا: اس کا فساد واضح ہے اس لئے کہ انہوں نے جب اقرار کر لیا کہ آپ رسول اللہ ہیں تو محال ہے کہ آپ اللہ پر جھوٹ بولیں تو جب آپ نے یہ دعوی کیا کہ آپ عرب اور غیر عرب کے رسول ہیں تو آپ کا سچا ہونا متعین ہوا اور آپ کی تصدیق واجب ہوئی، فتح الباری ۶/۲۰۰۔

(۲) قرطبی نے کہا: ابن صیاد کاہنوں کے انداز میں خبریں دیا کرتا تھا کبھی درست ہوتی تھیں اور کبھی فساد والی یعنی غلط تو یہ بات نشر ہو گئی اور اس کے بارے کوئی وحی نازل نہ ہوئی، نبی کریم نے چاہا کہ ایسا کوئی عمل کریں جس سے اس کا امتحان ہو جائے،

(۳) وہ سورہ دخان ہے اس پر اس روایت کی دلالت ہے جو مسند امام احمد ۲/ ۱۴۸ میں ہے،

ابن صیاد نے کہا: وہ دھواں ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللہِ ائْذَنْ لِیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ.

یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیئے اس کے بارے میں اس کی گردن ماروں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنْ یَّکُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ هُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِهٖ.

اگر وہ ہوا تو اس پر تجھے تسلط ہرگز نہ ہوگا اور وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے (۱)

نبی کریم ﷺ کا ابن صیاد کے لئے مراقبہ

ابن صیاد کی پیچیدگی اور اس کے حال کی جہالت لوگوں میں بہت بڑی بات تھی حتی کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں اس درجہ تک شک میں مبتلا ہوئے، آپ اس کے حال کی حقیقت جاننے کے لئے مراقبہ کرتے رہے، بہت احادیث میں آیا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد کی جستجو اور اس کے معاملہ کی وضاحت کرنے میں کوشش کی اس ڈر سے کہ کہیں وہ ہی دجال ہو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے اس کے حالات

گزشتہ صفحہ کا باقی) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ﴿......یوم تاتی السماء بدخان مبین ،الدخان : ۱۰ ﴾ چھپایا تھا۔

خطابی نے حکایت کی کہ آیت اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر لکھی ہو تھی، تو ابن صیاد نے اس سے ہدایت نہ پائی مگر اتنی ناقص مقدار میں جو کاہنوں کے طریقہ کے مطابق تھی تو اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی قدر سے تجاوز نہ کرے گا، یعنی اس مقدار سے جو شیطانوں کے القاء کرنے سے تیرے جیسے کاہن محفوظ کر لیتے ہیں اور وہ سچ جھوٹ ملا جلا ہی ہوتا ہے، فتح الباری ۶/۲۰۰،۲۰۱

(۱) اس کو بخاری نے روایت کیا کتاب الجنائز ۱۳۵۴، کتاب الجہاد ۳۰۵۵، مسلم نے کتاب الفتن ۲۹۲۴ میں، اور ابوداود نے کتاب الملاحم ۴۳۲۹ اور ترمذی نے ۲۲۳۵ نمبر پر

کچھ ایسے دیکھے جو لعنتی دجال کے ساتھ ملتے جلتے تھے اس جستجو کو کئی احادیث نے بیان کیا درج ذیل میں تین احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے، آپ نے فرمایا:

نبی کریم ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ دونوں اس کھجور کے باغ کی طرف آئے جس میں ابن صیاد تھا حتی کہ جب باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے کھجور کے تنوں سے ڈرنا شروع کر دیا جبکہ آپ دبے پاؤں چلتے تھے تاکہ ابن صیاد آپ کے اسے دیکھنے سے پہلے کچھ سن نہ لے، ابن صیاد اپنے بستر پر سویا تھا اس کی ماں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب آپ کھجوروں کے تنوں سے ڈر رہے تھے تو اس کی ماں نے کہا: اے صاف (یہ اس کا نام ہے) تو ابن صیاد بھڑک اٹھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس کی ماں اسے چھوڑ دیتی تو یہ بیان کرتا (۱)

ابن حجر نے فرمایا: آپ ﷺ کا فرمان کہ اگر وہ اسی چھوڑ دیتی تو بیان کرتا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے حال کو ہم پر ظاہر کرتا جس سے ہم اس کی حقیقت پر مطلع ہو جاتے اور چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے ہمارے آنے کی خبر نہ دیتی تو دیر تک وہ اسی حالت میں رہتا جس میں تھا تو ہم سنتے جو کچھ وہ اپنے معاملہ کو ظاہر کرتا (۲)

☆ حدیث ابن جابر رضی اللہ تعالی عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک لڑکے کو جنم دیا جس کی آنکھ مٹی ہوئی اور دوسری واضح اور ابھری ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اس بات سے ڈرے کہ یہ دجال ہی ہو تو آپ نے اسے چادر کے نیچے پایا آہستہ آہستہ بول رہا تھا تو اسے اس کی ماں نے خبردار کر دیا، کہا: اے عبداللہ! یہ ابوالقاسم آئے ہیں تو وہ اپنی چادر سے نکل کر آپ کی طرف آیا، رسول اللہ

---

(۱) اسے بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب ۱۷۸، نمبر ۳۰۵۶، مسلم نے کتاب الفتن باب ۱۹، نمبر ۲۹۳۱ اور احمد نے اپنی مسند میں روایت کی (الفتح الربانی ۲۴/۶۴)

(۲) فتح الباری ۶/۲۰۲

ﷺ نے فرمایا:

مَالَهَا قَاتَلَهَا اللهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ.

اسے کیا ہے اللہ اسے قتل کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یقیناً یہ بیان کرتا۔

پھر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ذکر کی آپ ﷺ کے ابن صیاد سے سوال کرنے کے بارے میں اور اس کے آخر میں ہے، عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی:

یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کروں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے تو تو اس کا صاحب نہیں اسکے صاحب عیسی ابن مریم علیہ الصلاۃ و السلام ہیں اور اگر وہ نہیں تو تجھے یہ جائز نہیں ہے کہ تو ایسے شخص کو قتل کرے جو عہد والوں میں سے ہے، جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس بات کا ڈر محسوس کرتے تھے کہ یہ دجال ہی ہے (۱)

☆ حدیث ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا: یقیناً میرا دس بار قسم کھا کر یہ کہنا کہ وہ ابن صائد دجال ہے مجھے اس سے زیادہ پسند کہ میں ایک بار یہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں۔ فرمایا: اور رسول اللہ ﷺ وسلم نے مجھے اس کی ماں کی طرف بھیجا: فرمایا:

سَلْهَا كَمْ حَمَلَتْ بِهِ؟ قَالَ: فَأَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَمَلْتُ بِهِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ: ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَلْهَا عَنْ صَيْحَتِهِ حِيْنَ وَقَعَ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: صَاحَ صَيْحَةَ الصَّبِيِّ ابْنِ شَهْرٍ.

اس سے پوچھ کتنی دیر اس کے حمل میں رہی؟

ابوذر کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا

(۱) اسے احمد نے فتح الربانی میں ۲۳/۶۵ طحاوی نے مشکل ۴/۷۹ میں، بغوی نے شرح السنہ میں ۴/۳۲۷ روایت کیا، ہیثمی نے مجمع الزوائد ۸/۷ میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس کے رجال یعنی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

اس کے حمل میں بارہ ماہ میں نے گزارے۔

ابوذر کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھے پھر بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھ اس کی چیخ کے بارے جب وہ پیدا ہوا، تو میں پھر اس کی طرف لوٹ آیا اور اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ اس طرح چیخا تھا جیسے ایک ماہ کا بچہ چیختا ہے...... پھر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث کی مثل رسول اللہ ﷺ کے اس کا امتحان کرنے کے بارے میں ذکر کیا(۱)

ابن زیاد کی خوارق (۲) عادات

ابن صیاد اپنی پیچیدگی اور لوگوں کے اس کی شخصیت سے واقف نہ ہونے کو حرین کرنے کی طاقت رکھتا تھا، بعض حضرات تو یہ یقین رکھتے تھے کہ وہ ہی دجال ہے دلیل اس کے وہ حیلے اور خوارق عادات امور تھے جو اس سے صادر ہوتے تھے احادیث کی کتابوں نے بعض روایات کو اس کے بعض عجیب وغریب واقعات کے بارے ذکر کیا ہے، وہ حوادث بعض صحابہ کے نزدیک اس بات کی تاکید تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے، کچھ ان روایات سے درج ذیل ہیں۔

☆ سیدنا ابو سعید خدری اللہ تعالی عنہ سے جو مروی ہے اس میں ہے کہ

---

(۱) مسند احمد (۲۳/۶۱، فتح الربانی)؛ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۸۴۸۵؛ مجمع الزوائد (۸/۲) میں ہیثمی نے اسے ذکر کیا اور اسے احمد، بزار اور طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا اور فرمایا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے حارث بن حصیرۃ کے کہ وہ ثقہ ہیں اور ابن حجر نے اسے فتح الباری ۱۳/۳۲۹ میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

(۲) وہ کام جو عام آدمی عادتاً نہیں کر سکتا انہیں خوارق عادات کہا جاتا ہے، خواہ وہ کسی مومن سے یا کسی غیر مومن سے یا ولی اللہ سے یا نبی اللہ سے یا رسول اللہ سے صادر ہو، وہ خارق عادت ہی کہلاتا ہے البتہ غیر مومن سے ہو تو وہ جادو یا کوئی شعبدہ بازی ہے اگر ولی اللہ سے ہو تو وہ کرامت ہے اگر نبی یا رسول سے ہو تو معجزہ ہے۔

أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَأَلَ ابْنَ صَيَّادٍ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ؟
فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :
صَدَقَ.

رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے جنت کی مٹی کے بارے پوچھا؟
تو اس نے کہا: سفید چمکدار آٹے کی طرح مٹی خالص کستوری ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے(۱)

☆ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا:
مَاتَرٰی؟ تو کیا دیکھتا ہے؟
اس نے کہا آری عَرْشًا عَلَى الْبَحْرِ حَوْلَهُ الْحَيَّاتُ
میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں جس کے ارد گرد سانپ ہیں۔
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَرٰی عَرْشَ إِبْلِيْسَ
یا ابلیس کا تخت دیکھتا ہے(۲)

☆ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ،،،،، فرمایا: ابن صیاد کا ذکر نبی کریم ﷺ کے پاس کیا گیا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:
اَنَّهُ يَزْعَمُ اَنَّهُ لَا يَمُرُّ بِهِ شَيْءٌ إِلَّا كَلَّمَهُ .
وہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سے کوئی شے نہیں گزرتی مگر اس سے کلام کرتی

---

(۱) مسلم نے اسے اپنی صحیح، کتاب الفتن، باب ۱۹ (۲۹۲۸، ۹۲) میں احمد نے الفتح الربانی ۲۳/۶۷ روایت کیا ہے، نووی شرح مسلم ۱۸/۲۲۶۔

(۲) صحیح مسلم کی روایت ہے کتاب الفتن، ۷۸، (۲۹۲۵) مسند احمد ۳،۱۱۹۳۵/۶۶: حدیث کے الفاظ مسند کے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن ۳۷۵۳۲۔

ہے۔(۱)

ابن عمر اور ابن صیاد میں عجیب مقابلہ

شاید ان عجیب غریب چیزوں میں سے جو ابن صیاد سے ظاہر ہوتی تھیں ایک وہ واقعہ ہے جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ابن صیاد سے ملاقات کے وقت ظاہر ہوا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے غصہ دلاتے تھے اور وہ پھولتا جاتا تھا حتی کہ اس نے اس راستہ کو بند کر دیا جس میں وہ تھے، اس روایت کے الفاظ جیسا کہ نافع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے غلام نے روایت کی، فرمایا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ابن صائد کو مدینہ کی گلی میں دیکھا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے گالی دی وہ اس میں اثر انداز ہوئی، اور وہ پھولنے لگا حتی کہ اس نے راستہ روک لیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے اپنے عصا سے مارا حتی کہ عصا کو اس پر توڑ دیا،

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے فرمایا: تیرا اور اس کا کیا حال ہے؟ کس چیز نے تجھے اس کا مشتاق کر دیا؟ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں سنا آپ ارشاد فرماتے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضِبُهَا

بلاشک دجال غضب ناک ہو کر نکلے گا(۱)

---

(۱) احمد نے الفتح الربانی میں روایت کی ۲۳/۶۷: ہیثمی نے مجمع ۸/۸ میں ذکر کیا اور فرمایا: اسے احمد نے روایت کیا اور ان کی اس روایت میں مجالد بن سعید ہے جس میں ضعف ہے باقی اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۲) یہ روایت صحیح مسلم کتاب الفتن نمبر ۹۸، ۹۹۔ ۲۹۳۲: مسند احمد ۶/۲۸۳: الفتح الربانی ۲۳/۶۱، ۶۲: مسند ابن ابی یعلی ۱۳/۳۴۹، ۳۸۵: شرح السنہ، بغوی ۱۵/۷۴: اور ابن حبان نے احسان میں ۸/۲۰۹ دیکھیں۔

☆ اور دوسری روایت میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

میں ایک بار ابن صائد کو ملا، اس کی آنکھ متغیر ہو چکی تھی میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں وہ تیری آنکھ نے کب کیا؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا: میں نے کہا نہیں جانتا، حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے؟ اس نے کہا: اے ابن عمر تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ چاہے کہ پیدا کرے اسے تیرے اس عصا میں تو وہ ایسا کر دیگا، اس نے گدھے کی طرح سختی سے خراٹے لینا شروع کیے کہ میں کبھی نہیں سنے میرے ساتھیوں کا خیال ہے کہ میں نے اس کو اس عصا کے ساتھ مارا جو میرے پاس تھا حتی کہ وہ ٹوٹ گیا، البتہ مجھے کوئی شعور نہیں......(۱)

ابن صیاد اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایات صحیحہ ایک دوسرے مقابلہ کو بیان کرتی ہیں جو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن صیاد (جو دجال کے نام سے تہمت زدہ تھا) کے درمیان ہوا۔

☆ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: مجھے ابن صائد نے کہا: مجھے اور تمہیں کیا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیو! کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا، جبکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور فرمایا: کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی حالانکہ میری اولاد ہے، اور فرمایا: کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا اور میں نے حج کیا ہے، ابو سعید کہتے ہیں کہ وہ اسی طرح باتیں کرتا رہا حتی کہ قریب تھا کہ اس کی بات مجھ میں اثر انداز ہوتی، ابو سعید کہتے ہیں کہ اس نے آپ سے

---

(۱) یہ روایت صحیح مسلم کتاب الفتن نمبر ۹۸، ۹۹_۳۹۳۲؛ مسند احمد ۶/۲۸۴؛ الفتح الربانی ۲۴/۶۱، ۶۲؛ مسند ابن ابی یعلی ۱۳/۴۶۹، ۳۸۵؛ شرح السنہ، بغوی ۱۵/۷۴؛ اور ابن حبان نے احسان میں ۸/۲۸۰ دیکھیں۔

کہا: خبر دار! اللہ کی قسم میں اب جانتا ہوں وہ کہاں ہے اس کے باپ اور اسکی ماں کو پہچانتا ہوں،

آپ فرماتے ہیں: اسے کہا گیا:

اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذَاکَ الرَّجُلُ ؟

کیا تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تو وہ آدمی یعنی دجال ہو؟

تو اس نے کہا: اگر مجھ پر اسے پیش کیا جائے تو میں نہ پسند نہ کروں گا۔(۱)

دجال کا مکان اور ابن صیاد

☆ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے فرمایا:

ہم مدینہ سے ایک لشکر میں آئے اس لشکر میں عبداللہ بن صیاد تھا، کوئی اس کے ساتھ نہ چلتا تھا، نہ اس کو کوئی ساتھی بناتا تھا نہ اس کے ساتھ کوئی کھاتا تھا نہ ہی اس کے ساتھ کوئی پیتا تھا، اسے دجال کہتے تھے، اچانک ایک دن میں اپنی جگہ ٹھہرا تھا کہ مجھے عبداللہ بن صیاد نے بیٹھا ہوا دیکھا تو آیا حتی کہ میرے پاس بیٹھ گیا تو اس نے کہا:

اے ابو سعید! کیا تو نہیں دیکھتا کہ لوگ کیا کرتے ہیں: نہ کوئی میرے ساتھ چلتا ہے نہ مجھے رفیق بناتا ہے نہ کوئی میرے ساتھ پیتا ہے بلکہ مجھے دجال کہہ کر بلاتے ہیں...... اللہ کی قسم لوگوں کے میرے ساتھ یہ سلوک کرنے سے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ایک رسی لوں پھر تنہائی میں جاؤں اور اسے اپنی گردن میں ڈال لوں پھر گلا گھونٹ لوں تو اس طرح میں لوگوں کی ان باتوں سے آرام پاؤں، اللہ کی قسم میں دجال نہیں ہوں، لیکن اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو ضرور تجھے اس کے نام، اس کے باپ اور اسکی ماں

---

(۱) مسلم شریف، کتاب الفتن، ۲۲۴۰

کے نام اور اس بستی کے نام کی خبر دوں جس سے وہ نکلے گا(۱)

کس نے کہا؟ ابن صیاد، دجال ہے

ابن زیاد سے متعلق جن معلومات کا ذکر پہلے گزر گیا ان کا ایک بہت بڑا اثر ہے، ایک سے زائد ایسے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی دجال ہے ان میں سے ایک

عمر بن خطاب اور آپ کے صاحبزادے، ابن مسعود، جابر اور ابوذر،، رضی اللہ تعالیٰ عنہم،، ان کی گفتگو سے کچھ آپ کی نذر:

☆ ابن منکدر سے روایت ہے فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صِيَادٍ الدَّجَّالُ ،

قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللهِ ؟

قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم کھا رہے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے،

میں نے کہا: تو اللہ کی قسم کھا رہا ہے؟

اس نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس پر قسم کھا رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا(۲)

☆ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

---

(۲) کتاب الاعتصام، بخاری شریف ۷۳۵۵: کتاب الفتن، مسلم شریف ۹۴۔۲۹۲۹: ابوداود، کتاب الملاحم ۴۳۳۱)

(۱) یہ لفظ مسند احمد کے ہیں (الفتح الربانی ۲۴/۲۳) اور مسلم نے اس کے قریب لفظوں کے ساتھ ذکر کیا ہے (۹۱۔ ۲۹۲۷)

لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللّٰهِ تِسْعًا أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ هُوَ الدَّجَّالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحْلِفَ وَاحِدَةً.

یقیناً میر االلہ کی قسم نو بار کھا کر کہنا کہ ابن صائد ہی دجال ہے مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کے میں ایک بار قسم کھاؤں (۱)

☆ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ (۲)

اللہ کی قسم مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہے۔

ابن صیاد اور علماء کا کلام

ابن صیاد جو دجال نام سے تہمت زدہ تھا اس کے مسئلہ میں صحابہ کرام کے اختلاف کا اثر ان کے بعد آنے والے اہل علم حضرات پر تھا تو جو ان کی بات کی طرف گئے ان میں سے علامہ قرطبی صاحب تذکرہ ۲/ ۹۱۷ نے اس پر اعتماد کیا، اکثر اہل علم جیسے بیہقی، خطابی، نووی اور ابن حجر۔ ان کی رائے اور ہے وہ یہ کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے اور انہوں نے تمیم داری کی حدیث سے دلیل لی ہے جسے عنقریب ہم ذکر کریں گے اور ان کا دجال کو ایک سمندری جزیرے میں، یقیناً دیکھنا ذکر کریں گے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کی کلام سے کچھ ذکر کر دیا جائے۔

---

(۱) یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ۹/ ۱۳۲: نمبر ۲۳۱-۵۲۰۷: مجمع الزوائد ۸/ ۲،۵ میں ہیثمی نے ذکر کیا اور اسے کبیر میں طبرانی کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: ابو یعلی کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

(۲) ابو داود ۴۳۳۰، نے روایت کی: اور حافظ نے فتح ۱۳/ ۳۲۷ میں ذکر کیا اور فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

☆ خطابی نے کہا لوگوں نے ابن صیاد کے بارے بہت سخت اختلاف کیا ہے، اس کا معاملہ مشکل ہو گیا حتی کہ اس کے بارے ہر بات کہہ دی گئی، اس کے بارے پوچھا جاتا تو کہا جاتا:

کیسے نبی کریم ﷺ اس آدمی کو مدینہ میں قائم رکھتے اور چھوڑے رہتے کہ ساتھ رہتا جو جھوٹا نبوت کا دعوے دار تھا...... جو میرے نزدیک ہے وہ یہ کہ یہ قصہ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہود اور ان کے حلیفوں کے ساتھ صلح کے دن گزر رہے تھے اور ابن صیاد ان میں سے تھا یا ان میں دخل انداز تھا، رسول اللہ ﷺ کو اس کی اور جو وہ کہانت یا غیب کا دعوی کرتا تھا اس کی خبر پہنچتی رہتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا امتحان لیا تا کہ اس کا معاملہ زائل ہو، تو جب آپ نے اس سے کلام فرمایا تو جان لیا کہ وہ باطل پرست ہے جادوگروں یا کاہنوں میں سے ہے یا ان میں سے ہے جن کے پاس جنات آتے ہوں یا جس سے شیطان نے معاہدہ کیا ہو کہ وہ اس کی زبان پر القاء کرے اور وہ اس سے کلام کرے (۱)

☆ بیہقی نے اپنی کتاب ،البعث والنشور، میں کہا:

ابن صیاد کے معاملہ میں لوگوں نے بہت زیادہ اختلاف کیا کہ کیا وہی دجال ہے؟ وہ جن کا مذہب یہ ہے کہ وہ دجال نہیں ہے انہوں نے دلیل تمیم داری کی حدیث جو جساسہ کے قصہ کے بارے میں ہے کو بنایا ہے، اور یہ جائز ہے کہ ابن صیاد کی صفت دجال کی صفت کے موافق ہو جیسا کہ صحیح میں ثابت ہے کہ لوگوں میں سے دجال کے سب سے زیادہ مشابہ عبدالعزی بن قطن ہے، اور ابن جابر کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی قسم پر خاموش رہنا زیادہ نہیں ہے اس میں احتمال ہے کہ

---

(۱) معالم السنن، خطابی ۴/ ۳۴۹، آپ سے بغوی نے نقل کیا اور شرح السنہ میں اسے لکھا ۱۵/ ۷۵، اسی طرح طیبی میں جیسا کہ مبارک پوری کی ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی ۶/ ۵۲۰، عون المعبود ۱۱/ ۴۷۹

نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں توقف میں ہوں پھر آپ کے پاس اس بات کا ثبوت اللہ تعالی کی طرف سے آ گیا ہو کہ دجال ابن صیاد نہیں کوئی اور ہے جیسا کہ تمیم داری کا قصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے، اسی سے استدلال کیا اس نے جس نے اس بات کا یقین کر لیا کہ دجال ابن صیاد نہیں ہے کوئی اور ہے، اس حدیث کا طریق صحیح سے بڑھ کر ہے اور ابن صیاد کی صفتیں دجال کی صفتوں کے موافق ہیں۔

☆ نووی نے کہا:

علماء نے کہا: ابن صیاد کا قصہ مشکل ہے، اس کا معاملہ مشتبہ ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دجال دجاجلہ سے ہے، اور ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف اس کے بارے میں وحی نہیں کی گئی، مگر دجال کی صفات کے بارے میں وحی کی گئی ہے، ابن صیاد کے بارے قرائن احتمال رکھتے تھے (کہ وہی دجال ہے) یہ وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے معاملہ میں کچھ بھی قطعیت سے نہ فرماتے تھے، بلکہ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا: اس کے قتل میں تیرے لئے خیر نہیں ہے......

ان کا یہ استدلال کہ وہی ابن صیاد مسلم تھا...... تا آخر، تو اس کے اس دعوی پر کوئی دلالت نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی صفات کی اور اس کے آخری زمانے میں نکلنے کی خبر دی (۱)

☆ حافظ ابن حجر نے ان اقوال کو اکٹھا کرتے ہوئے کہا:

تمیم کی حدیث جسکو شامل ہے اس میں اور ابن صیاد کے دجال ہونے میں جو چیز زیادہ جامع ہے وہ یہ ہے کہ دجال وہی ہے جسے تمیم داری نے دیکھا، اور ابن صیاد شیطان ہے جو دجال کی صورت میں ان دنوں ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وہ اصفہان کی طرح

(۱) اسے نووی سے ابن حجر نے فتح الباری ۱۳/ ۳۲۸، ۳۲۹ میں: نووی نے شرح مسلم میں ۱۸/ ۴۶ میں نقل کیا۔

چلا گیا پھر اپنے قرین کے ساتھ چھپ گیا حتی کہ وہ دن آ جائیں گے جن میں اس کا نکلنا اللہ تعالی نے مقدر فرمایا:(۱)

☆ میں نے کہا:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سے جنہوں نے ابن صیاد کو ہی دجال یقین کر لیا ان کے کلام کو تمیم داری کی حدیث پر اطلاع نہ پانے پر محمول کیا جائے گا، جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا، اور اس کی علت بیان کی تو فرمایا: یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہوا خواب دیکھنے والے کی طرح ہو؛ جبکہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اجتماع کیا اس سے سوال کیے، پھر وہ حیات طیبہ کے آخری ایام میں سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرہ میں زنجیروں کے ساتھ بندھا ہوا ایک بہت بوڑھا قیدی تھا، نبی کریم ﷺ کی خبر سے یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ وہ نکلا یا نہیں؟(۲)

اسی طرح کی گفتگو حافظ ابن کثیر نے کی ہے(۳)

---

(۱) فتح الباری ۱۳/۳۳۰۔

(۲) فتح الباری ۱۳/۳۲۸: عقد الدرر، سلمی شافعی ۳۲۹۔

(۳) نہایۃ البدایۃ والنہایۃ، ابن کثیر ۱/۱۰۲، اس مسئلہ کی تفصیل عقد الدرر فی اخبار المھدی المنتظر، یوسف بن یحیی مقدسی سلمی ص ۲۹۹،۳۸۲ میں ملاحظہ فرمائیں!

توجہ طلب

مترجم کہتا ہے کہ ابن صیاد میں دجال کی علامات کے سبب نبی کریم ﷺ کو کچھ پریشانی سی محسوس ہوئی، ورنہ آپ ﷺ یقیناً اس کے بارے جانتے تھے کہ وہ کون ہے اور اس کے باپ، قبیلہ اور علاقہ کا کیا نام ہے چونکہ اس کے نکلنے کا وقت زمانہ آخر ہے اس لئے صحابہ کرام کو تردد ہوا کہ یہ وہی ہے یا نہیں تو ابن حجر کی بات رہنمائی میں کافی ہے کہ وہ ابن صیاد شیطان تھا اور دجال جزیرہ میں تھا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دجال ہی آپ ﷺ کے پاس آیا ہو پھر اللہ تعالی نے اسے اس جزیرہ میں بند کر دیا ہو، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا قسم کھانا کوئی معمولی عمل نہیں ہے اس لئے اگر ہم یہ یقین کرلیں تو شک کی بات نہیں صحابہ اپنی رائے سے کچھ نہ کہا کرتے تھے ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ کہے کہ جب اس نے زمانہ آخری میں نکلنا ہے تو اس وقت اس کا وجود ناقابل تسلیم ہے، جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی جل جلالہ اس پر قادر ہے کہ اس وقت اسے پیدا کر کے زمانہ آخری میں ظاہر فرمائے۔ نیز اس ساری گفتگو سے نفئ علم غیب پر استدلال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ احادیث سے ظاہراً آپ ﷺ کے علم شریف پر بھی شواہد موجود ہیں، مؤلف نے مختلف اقوال کو نقل کیا۔ ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اس سے مؤلف یا مترجم کوئی ایسی بات ثابت کرنا چاہتے ہیں جس سے کسی کو گستاخی کا موقع مل سکے اس لئے کوئی اپنی خباثت کو ظاہر کرنے کی ہرگز جرءت نہ کرے۔ مترجم محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

دجال جزیرہ میں

ہمارے لئے احادیث کی کتب ایک عجیب مقابلہ کو روایت کرتی ہیں جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے درمیان جو سمندر میں راستہ بھول

گئے اور دجال اور اس کی معاون جساسہ کے درمیان ہوا (اس کا نام جساسہ اس لئے ہے کہ یہ دجال کے لئے جسوسی کرتی تھی اور خبریں دجال کے پاس لاتی تھی، چاہیے یہ کہ ہم ان میں سے کسی ایک سے یہ واقعہ سماعت فرمائیں جن کو یہ آمنا سامنا ہوا اور وہ جلیل صحابی سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ ہمارے لئے اس حادثہ کو بیان فرماتے ہیں:

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ آپ نے فرمایا:

میں مسجد کی طرف گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ملی ہوئی تھی، (یعنی مردوں کے بعد پہلی صف) تو جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو پورا فرمالیا: آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا:

لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ لِمَا جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنِّيْ وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَّلَا لِرَهْبَةٍ وَّلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَ حَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ:

حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَؤُوْا إِلَى جَزِيْرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِيْ أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ، لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ.

فَقَالُوْا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟

فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ

فَقَالُوْا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟

قَالَتْ : أَيُّهَا الْقَوْمُ ، اِنْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ.

قَالَ : لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً.

مُحَاوَرَةٌ مَعَ الدَّجَّالِ:

قَالَ تَمِيْمٌ ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ : فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ ، فَإِذَا فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ.

قُلْنَا : وَيْلَكَ مَا أَنْتَ ؟

قَالَ : قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُوْنِي مَا أَنْتُمْ ؟

قَالُوْا : نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ، ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيْرَتِكَ .

فَقَالَ : أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ ؟

قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟

قَالَ : أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ ؟

قُلْنَا لَهُ : نَعَمْ

قَالَ : أَمَا إِنَّهُ يُوْشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ.

قَالَ : أَخْبِرُوْنِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ .

قُلْنَا : عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ ؟

قَالَ : هَلْ فِيْهَا مَاءٌ ؟

قَالُوْا : هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ.

قَالَ : أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ .

قَالَ : اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ.

قَالُوْا: عَنْ اَیِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ؟

قَالَ : هَلْ فِی الْعَیْنِ مَاءٌ ؟وَهَلْ یَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَیْنِ.

قُلْنَا لَهٗ : نَعَمْ هِیَ كَثِیْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا یَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا.

قَالَ :اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ ؟

قَالُوْا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِیَثْرِبَ (اَلْمَدِیْنَة)

قَالَ: اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟

قُلْنَا :لَهٗ نَعَمْ.

قَالَ : كَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟

فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ.

قَالَ لَهُمْ : قَدْ كَانَ ذٰلِكَ ؟

قُلْنَا لَهٗ : نَعَمْ.

قَالَ : اَمَّا اِنَّ ذَاكَ خَیْرٌ لَهُمْ اَنْ یُطِیْعُوْهُ.

اَلدَّجَّالُ یُفْصِحُ عَنْ شَخْصِیَّتِهٖ

قَالَ تَمِیْمٌ ،رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ،فَقَالَ لَنَا:اِنِّیْ اُخْبِرُكُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ اُوْشِكُ اَنْ یُؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَكَّةَ وَطَیْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَكٌ بِیَدِهِ السَّیْفُ صَلْتًا یَصُدُّنِیْ عَنْهَا ،وَاِنَّ عَلٰی كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً یَحْرُسُوْنَهَا.

ہر ایک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے، پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں،

فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں نہ ڈرانے کے لئے جمع کیا نہ رغبت دلانے کے لئے، لیکن تمہیں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی آدمی تھا، یہ آیا اس نے بیعت کی اور اسلام لے آیا اور مجھے ایک بات سنائی جو اس کے موافق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے سناتا تھا:

☆ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے تیس آدمی اور آپ کے ساتھ تھے ان سے سمندری موجوں نے انہیں سمندر کے اندر ایک ماہ کھیل بنائے رکھا، پھر وہ ایک جزیرہ پر کنارے لگ گئے حتی کہ سورج غروب ہونے کا وقت تھا تو وہ چھوٹی کشتی (۱) میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہو گئے تو انہیں ایک جانور گاڑھے اور کثیر بالوں والا ملا کہ اس کی آگے اور پیچھے کی جگہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے نہ معلوم ہوتی تھی،

تو انہوں نے کہا: تیرا برا ہو تو کیا ہے؟

اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔

انہوں نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے؟

اس نے کہا: اے لوگو! اس شخص کی طرف چلو جو کٹیا میں ہے کیونکہ وہ تمہاری خبر کی بڑی آرزوئیں رکھتا ہے۔

---

(۱) اقرب: ایک چھوٹی کشتی ہے جو بڑے جہاز کے ساتھ ہوتی ہے، اسے جہاز کے سوار اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد کشتی کا پچھلا حصہ اور ہو نے کے لئے اس کے قریب ہو ہے، (شرح مسلم ۱۸/۲۹۵)

فرمایا: جب اس نے ہم میں سے کسی کا نام لیا تو ہم اس سے الگ ہو گئے کہ شاید شیطان ہو۔

دجال کے ساتھ مکالمہ:

تمیم داری نے کہا: رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہم تیزی سے چلے حتی کہ ہم کنیا میں داخل ہوئے، تو اچانک اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا ہم نے اس سے پہلے ایسی تخلیق والا کبھی نہیں دیکھا تھا، زبردست کس کے بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر زانوؤں کے درمیان ٹخنوں کی طرف لوہے کے ساتھ باندھ دیئے گئے تھے۔

تو ہم نے کہا: تیرا برا ہو! تو کیا ہے؟

اس نے کہا: تم میری خبر پر قادر ہو گئے ہو مجھے یہ بتاؤ تم کون ہو؟

انہوں نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں ہم ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے تو سمندر میں جب جوش آیا تو اس نے ہم سے اچانک ملاقات کی ایک ماہ موجیں ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہم تیرے اس جزیرہ پر کنارے آ لگے۔

تو اس نے کہا: مجھے نخل بیسان کی خبر دو؟(۱)

تو ہم نے کہا: اس کی کس بات کی تو خبر چاہتا ہے؟

اس نے کہا: میں اس کی کھجوروں کے بارے پوچھتا ہوں کہ پھل دیتی ہیں؟

ہم نے اسے کہا: ہاں

اس نے کہا: خبردار قریب ہے کہ وہ پھل نہ دیں گی۔

اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کی خبر دو؟

ہم نے کہا: اس کی کونسی خبر تجھے دیں؟

اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟

---

(۱) بیسان اردن اور فلسطین کے درمیان جگہ ہے مراصد الاطلاع ۱/۲۴۴

انہوں نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے۔

اس نے کہا: خبر دار قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے۔

اس نے کہا: مجھے عین زغر کی متعلق خبر دو (۱)

انہوں نے کہا: اس کے کس حال کی خبر دیں؟

اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا اس کے رہنے والے چشمہ کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟

ہم نے اس سے کہا: ہاں اس میں بہت زیادہ پانی ہے اور اسکے باسی اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کی خبر دو، اس نے کیا کیا؟

ہم نے کہا: اس کا ظہور مکہ سے ہوا اور وہ یثرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہیں

اس نے کہا: کیا عرب آپ سے جھگڑتے ہیں؟

ہم نے کہا: ہاں جھگڑتے ہیں۔

اس نے کہا: آپ نے ان سے کیا سلوک کیا؟ تو ہم نے اسے خبر دی کہ آپ جو اپنے قریب والے عربیوں پر غالب آگئے، تو انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کرلی۔

وہ بولا: اس طرح ہو چکا؟

ہم نے کہا: ہاں

وہ بولا: خبر دار بے شک ان کے لئے یہ بہتر ہے کہ آپ کی اطاعت کریں۔

---

(۱) یہ ایک شام کے بلند مقامات میں سے جگہ کا نام ہے، مراصد الاطلاع ۲/ ۲۶۷۔

دجال اپنی شخصیت خود واضح کرتا ہے

تمیم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

تو اس نے ہمیں کہا: میں تمھیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں بلاشک میں مسیح ہوں، قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکلوں گا اور زمیں میں پھروں گا تو کوئی جگہ نہیں چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور مدینہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں یہ سب چالیس دنوں میں ہوگا، مکہ اور مدینہ میں سے کسی میں جب بھی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا مجھے ایک فرشتہ سامنے سے ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار سونتی ہوگی وہ مجھے روکے گا مدینہ میں داخل ہونے سے اور بے شک مدینہ کے ہر راہ پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں (۱)

دجال کہاں سے نکلے گا؟

بیشک دجال کے نکلنے اور اس کی جگہ سے متعلق حدیث اس غیب کے قبیل سے ہے جسے اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا یا نبی کریم ﷺ کی وحی کے ساتھ، اور نبی کریم ﷺ نے اس دروازے کو بند نہیں چھوڑا کہ اس کے پیچھے کیا ہے معلوم ہی نہ ہو اور نہ اسے دونوں دروں پر کھلا چھوڑا ہے کہ ہر انسان جانے، ہاں آپ نے اس طرف کچھ اشارہ فرمادیا تاکہ جہالت اٹھ جائے اور کچھ پوشیدگی بھی باقی رہے،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک حدیث دجال کے مشرق سے نکلنے کے بارے روایت کی جاتی ہے، اس کا نکلنا اس وقت ہوگا جب لوگوں میں ناچاکی اور اختلاف ظاہر ہو چکا ہوگا:

---

(۱) مسلم، کتاب الفتن، ۱۱۹، ۲۹۴۲، الفاظ اسی کے ہیں؛ ابو داود، کتاب الملاحم ۴۳۲۶؛ ترمذی ۲۲۵۳؛ ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۷۴؛ مسند احمد و الفتح الربانی ۲۴/ ۷۰، ۷۱؛ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن ۳۷۵۲۰؛ صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/ ۲۷۷۔

میں تم سے بیان کرتا ہوں سچے تصدیق کئے گئے اللہ کے رسول ﷺ سے کہ:

إِنَّ الْأَعْوَرَ الدَّجَّالَ مَسِيحُ الضَّلَالَةِ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِي زَمَنِ اخْتِلَافِ النَّاسِ وَفِرْقَةٍ فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَبْلُغَ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا، اَللّٰهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا، اَللّٰهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا (مَرَّتَيْنِ) وَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَتَلَ اللّٰهُ الدَّجَّالَ وَأَظْهَرَ الْمُؤْمِنِينَ.

بیشک کانا دجال گمراہی کا مسیح مشرق کی طرف سے لوگوں میں اختلاف اور فرقہ بازی کے وقت نکلے گا، تو وہ جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا زمین میں وہاں چالیس دنوں میں پہنچے گا ان کی مقدار اللہ جانتا ہے۔ ان کی مقدار اللہ جانتا ہے (دوبار) اور عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلاۃ والسلام نازل ہوں گے تو جب آپ رکوع سے سر اٹھائیں گے تو کہیں گے: سمع اللہ لمن حمدہ: اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کردے گا اور مؤمنوں کو غلبہ دے گا(۱)

☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الدَّجَّالَ لَيَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ(۲)

بیشک دجال مشرق میں ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے اس کے پیچھے ایسی فوجیں ہوں گی جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

---

(۱) صحیح ابن حبان (الاحسان ۸/۲۸۶ نمبر ۶۷۷۳) ابن حبان نے اس حدیث میں جو لفظ فیؤمھم کے بارے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ آپ انہیں امامت کا حکم دیں گے کیونکہ اہل عرب فعل کو آمر کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسا کہ اسے فاعل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

(۲) ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۷۲ نمبر پر روایت کیا: ترمذی ۲۲۳۷: احمد نے ۱/۷: حاکم نے مستدرک میں ۴/۵۲۷: اسے صحیح کہا اور اسکا اقرار ذہبی نے کیا قرطبی نے تذکرہ میں ۲/۷۴۷: ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ۳۷۴۹۹، ۳۷۵۰۰ نمبر پر ابوبکر صدیق سے موقوفا اور مرفوعا روایت کی۔

دجال کب نکلے گا؟

دجال کے نکلنے کا وقت اس کے نکلنے کی جگہ کی پہچان سے زیادہ برکت والا نہیں بلکہ بہت زیادہ اس میں پوشیدگی ہے۔

☆ راشدا بن سعد سے روایت ہے آپ۔ نے فرمایا:

لَمَّا فُتِحَتْ اُصْطُخَر إِذَا مُنَادٍ يُنَادِى أَلَا إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، قَالَ: فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَالَ: لَوْلَا مَاتَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

لَايَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهٖ وَحَتّٰى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ(۱)

جب اصطخر (ایک علاقہ کا نام) فتح ہوا تو اچانک ایک منادی ندا دے رہا تھا: خبردار! بیشک دجال نکل چکا، فرمایا: تو انہیں صعب بن جثامہ ملا تو اس نے کہا: اگر وہ بات نہ ہوتی جو تم کہتے ہو تو میں تمہیں خبر دیتا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

دجال نہیں نکلے گا حتی کہ لوگ اس کا ذکر بھول جائیں گے، یہاں تک امام حضرات منبروں پر اس کا ذکر چھوڑ دیں گے۔

دجال کے خروج کی وجہ

تجھے اس باری یہ ہی کافی ہے کہ تو اتنا جان لے دجال کا نکلنا قیامت کے قرب کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس کے نکلنے کا سبب وارد ہوگا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی جو اس کا نکلنے کا سبب ہے اور وہ خبر حدیث حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا میں ہے کہ آپ

(۱) مسند احمد ۴/۷۲: ۱، مجمع بیھقی ۷/ ۳۳۸ اور فرمایا: اسے عبداللہ بن احمد نے بقیہ کی روایت سے صفوان سے روایت کی اور یہ صحیح ہے، جیسا کہ ابن معین نے کہا، اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

إِنَّمَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضِبُهَا.

بلاشک دجال ایسے غضب وغصہ سے نکلے گا جو صرف وہی کرے گا (۱)

دجال سے فرار

دجال ایسے ایسے شعبدوں اور حیلوں کے کرنے کی قوت رکھے گا جس سے وہ لوگوں کی عقل اور ان کا دین چھین لے گا، اس لئے کہ لوگ مختلف فرقوں میں بٹ چکے ہوں گے، جو اس پر وہ متوجہ ہوگا وہ اس پر تعجب کرے گا جو وہ کرے گا اور اس سے ڈر کر بھاگے گا۔

☆ سیدنا جابر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

مجھ سے ام شریک نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے تھے:

لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ.

قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ: يَارَسُوْلَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟

قَالَ: هُمْ قَلِيْلٌ (۲)

یقیناً لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے۔

ام شریک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

---

(۱) یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور یہ حدیث تفصیل سے گزر چکی ہے۔

(۲) مسلم، کتاب الفتن ۱۲۴...۲۹۴۴: ترمذی کتاب المناقب ۳۰۔۳۹۳۰: مسند احمد ۶/۴۶۲: ابن حبان الاحسان ۶۷۵۹۔

نبی کریم ﷺ اسے ابھارتے تھے جو مسلمان دجال کے بارے میں سنے کہ وہ اس سے بچے تاکہ اس کے شبہوں سے دور ہو ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں یقین ہو، مگر اس کے دین میں کمزوری ہو، تو اسے اس کا سامنا کرنا پڑے تو وہ نہ ٹھہرے اس کی اتباع کرنے سے کیونکہ اس کے ساتھ شبہات ہوں گے۔

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ (۱) وَفِي رِوَايَةٍ: فَيَحْسَبُ أَنَّهُ صَادِقٌ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ.

جو کوئی دجال کی خبر سنے تو اسے اس سے دور ہونا چاہئے کہ اللہ کی قسم بیشک وہ کسی آدمی کے پاس آئے گا اور وہ اسے مومن سمجھتا ہوگا تو اس کی اتباع کرے گا، اسکی وجہ یہ ہے کہ اسے کچھ شبہات کے ساتھ بھیجا جائے گا: ایک روایت میں ہے: وہ سمجھے گا کہ وہ سچا ہے اس کی وجہ اس کے ساتھ شبہات ہونگے۔

جو کچھ ذکر کیا گیا اس کی نادر بات یہ ہے کہ ایک جماعت نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کیا، تو انہوں نے کہا: ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ وہ نکلے تو ہم اسے پتھروں سے ماریں، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم یہ کہہ رہے ہو، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر تم اسے بابل میں سنو تو تم میں سے کوئی ایک اس کے پاس آئے اور حال یہ ہوگا کہ وہ اس کے سامنے تیز چلنے کی وجہ سے پاؤں گھس جانے کی شکایت کرتا ہوگا (۲)

---

(۱) کتاب الملاحم میں ابوداود کے نزدیک صحیح ہے ۴۳۱۹: احمد ۴/۴۳۱: مستدرک حاکم، کتاب الملاحم ۴/۵۳: دولابی ۱/۱۷۰: ابونعیم، اخبار اصبہان ۱/۱۱۹۔

(۲) ابن ابی شیبہ نے اسے مصنف میں روایت کیا نمبر ۳۷۵۱۶ ہے۔

فِتنہءِ عُظمٰی

بلاشک دجال کا فتنہ بے قید تمام فتنوں سے عظیم تر ہے، کیونکہ اس کے ساتھ بہت سارے وہ شبہات ہیں جن سے وہ بندوں کو گمراہ کرے گا یہ ہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ڈرایا کرتے تھے:

☆ عمران بن حصین سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے:

مَابَیْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَی قِیَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (۱)

وَفِیْ لَفْظٍ...... فِتْنَةٌ أَعْظَمُ مِنَ الدَّجَّالِ (۲)

تخلیق آدم سے تا قیام قیامت دجال سے بڑی مخلوق کوئی نہیں ایک روایت کے لفظ یوں ہیں...... کوئی فتنہ دجال سے بڑا نہیں۔

☆ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

دجال کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ نے ہمیں فرمایا:

لَفِتْنَةُ بَعْضِکُمْ أَخْوَفُ عِنْدِیْ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَلَنْ یَنْجُوَ أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا، وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ کَانَتِ الدُّنْیَا صَغِیْرَةٌ وَلَا کَبِیْرَةٌ إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (۳)

---

(۱) مسلم نے کتاب الفتن میں روایت کی ۱۳۶/۲۹۴۶: احمد نے ۴/۱۹ میں؛ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن ب ۲/۲، ذکر الدجال ۱۵/۳۷۴۷۱: حاکم ۴/۵۲۸: طبقات ابن ابی سعد ۲۸۳۸۔

(۲) احمد نے اپنی مسند میں ۴/۱۹ روایت کیا۔

(۳) مسند احمد ۵/۳۸۹: صحیح ابن حبان، الاحسان ۸/۱:۲۸ اس کی اسناد صحیح ہے، ابن ابی شیبہ ۳۷۴۷۰ نے حذیفہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

تم میں سے بعض کا فتنہ یقیناً دجال کے فتنہ سے زیادہ خوفناک ہے، کوئی شخص ہرگز نجات نہ پائے گا اس سے جو اس فتنہ سے پہلے ہے مگر وہ اس سے نجات پائیگا اور کوئی فتنہ چھوٹا اور بڑا پیدا نہیں کیا گیا جب سے دنیا بنائی گئی سوائے فتنہ دجال کے ۔

انبیاء دجال سے ڈراتے رہے

چونکہ دجال کا بہت بڑا اثر تھا لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان پر شبہ ڈالنے میں اسلئے انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے مسلسل اس سے لوگوں کو ڈرایا، حتی کہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔

یہ بات سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرماتے تھے:

مَابعِثَ نَبِیٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابِ اَلَا اِنَّہُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَیْنَ عَیْنَیْہِ مَکْتُوْبٌ کَافِرٌ.

کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانا ہے اور بلاشک تمہارا رب کانا نہیں ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے(۱)

☆ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی ثنا ایسی کی جیسا کہ اس کی شایان شان ہے پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا، تو فرمایا:

اِنِّیْ لَاُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَہُ قَوْمَہُ لَقَدْ اَنْذَرَہُ نُوْحٌ قَوْمَہُ وَلٰکِنْ اَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہِ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ.

---

(۱) متفق علیہ: بخاری نے ۷/۱۳۱؛ مسلم نے ۲۹۳۳/۱۰۱ روایت کی۔

بیشک میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، ہر نبی اپنی قوم کو اس سے ڈراتا رہا ہے یقیناً نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا، لیکن میں تمہیں اس کے بارے ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں کہی تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے(۱)

دجال کے پچھلگ

دجال کے پیچھے لگنے والے کمزور ایمان لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت ہوگی ان کی آنکھیں جو کچھ وہ دیکھیں اور مشاہدہ کریں گے اس کی وجہ سے حیران ہوں گی، نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ دجال کے پیچھے لگنے والے ہر طرح کے شر والے ہر فتنہ کے پیچھے چل پڑنے والے اکثر یہودی ہوں گے اور عورتیں ہوں گی کیوں کہ ان کی طبیعتوں میں کمزوری اور شہوتوں کی محبت ہوتی ہے، اور منافق مرد اور عورتیں ہوں گے جو اس وقت اس کی طرف نکلیں گے جب وہ مدینہ میں وارد ہوگا (اس کا مدینہ منورہ میں داخلہ منع ہے اس پر اسے قدرت ہی نہیں اس لئے اس ورود سے مراد اس کا مدینہ شریف کے نزدیک سے گزرنا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

یہودی:

* سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ(۱)

اصفہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار دجال کی اتباع کریں گے، ان کے

---

(۱) متفق علیہ: بخاری کتاب الجہاد ۳۰۵۷، مسلم کتاب الفتن ب/۱۹، ۱۶۵، ابن حبان، والاحسان ۸/۲۷۳۔

(۱) صحیح مسلم ۲۹۴۴، ابن حبان، الاحسان ۸/۲۸۲، ابن عساکر مختصر تاریخ ۲/۱۰۰، مسند ابو یعلی الموصلی ۶/۳۲۹۲، ۳۴۳۹۔

اوپر ایک خاص قسم کی چادریں ہوں گی جن کو طیالسہ کہا جاتا ہے۔

* سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَهْبِطُ الدَّجَّالُ مِنْ كُوزٍ وَكَرْمَانَ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ وَيَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ مَجَانٌ مُطْرَقَةٌ (۱)

دجال کوز (۲) اور کرمان (۳) کے درمیان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر طیالسی چادریں ہونگی، اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

* سیدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الدَّجَّالِ الْيَهُودُ وَأَوْلَادُ الْمُومِسَاتِ. (۴)

دجال کے اکثر پیروکار یہودی اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔

* اور **عورتوں** کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِي هَذِهِ السَّبْخَةِ بِمَرِّقَنَاةٍ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ إِلَى حَمِيمِهِ وَإِلَى أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ

(۱) احمد نے اس روایت کیا، الفتح الربانی ۲۴/۷۳؛ مسند ابو یعلی موصلی، طبرانی اس کے رجال ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۷/۳۵۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ موقوفا ۱۵۰۱۷۔

(۲) ایک بہت بڑی بستی جو تبریز کے نواح میں ہے اس کے اور ارمیہ کے درمیان بحیرہ ارمیہ ہے۔

(۳) ایک مشہور ریاست ہے شہروں والی آبادی والی ہے فارس، مکران اور سجستان کے درمیان وسیع آبادیاں ہیں اور یہ علاقہ بہت زیادہ کھجوروں اور کھیتوں والا ہے مراصد الاطلاع ۳/۱۱۶۰۔

(۴) احمد نے اسے روایت کیا جیسا کہ فتح ربانی ۲۴/۷۳ میں ہے۔ انہوں نے اسے طبرانی اوسط کی طرف منسوب کیا اور کہا اس کی اسناد صحیح ہے۔

فَيَقْتُلُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ شِيْعَتَهُ ...... (۱)

دجال اس نمکین دلدلی زمین میں وحشی گائیوں کے گزرگاہ سے گزرے گا اس کے ساتھ نکلنے والوں کے اکثریت عورتیں ہوں گی حتی کہ مرد اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی پھوپھی کی طرف لوٹ کر آئے گا تا کہ انہیں رسی کے ساتھ اس ڈر سے باندھ دے کہ یہ نکل کر دجال کی طرف (نہ) جائیں، پھر اللہ تعالیٰ اس پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا تو وہ (اسے) اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے......

* **منافقوں** کے بارے میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم :نِعْمَ الْاَرْضُ الْمَدِيْنَةُ إِذَا خَرَجَ الدَّجَّالُ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا فَإِذَا كَانَ كَذَالِكَ رَجَفَتِ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ لَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ وَاَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ وَذَلِكَ يَوْمُ التَّخْلِيْصِ وَ ذَلِكَ يَوْمُ تَنْفِي الْمَدِيْنَةُ الْخَبَثَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ يَكُوْنُ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَاجٌ وَسَيْفٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: بہترین زمین مدینہ ہے جب دجال نکلے گا مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہو گا دجال اس میں داخل نہ ہو گا، تو جب ایسا ہو گا تو مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہیں گے مگر اس کی طرف نکل آئیں گے، جو اس کے پاس نکل کر آئیں گے، ان میں سے اکثر عورتیں ہونگی، یہ چھٹکارے کا دن ہو گا، یہ ہی وہ دن ہو گا جس دن مدینہ اپنے خبث کو ایسے نکال باہر پھینکے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اتار پھینکتی ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر شخص پر ایک چادر لحاف کی قسم کی اور ایک تلوار

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۵۲۷ در منثور ۵/۳۶۳ میں سیوطی نے اسے ذکر کیا۔

ہوگی۔(۱)

احادیث میں مذکور ہے کہ اس وقت کچھ لوگ ہوں گے جو دجال کے ساتھ شخصی منفعت کے لئے چلیں گے جیسا کہ بعض لوگ سرکش اور فسادی لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن سب کو عذاب پہنچے گا ابن ابی شیبہ نے المصنف میں عبید بن عمیر سے مرفوعا روایت کی فرمایا:

لَيَصْحَبَنَّ الدَّجَّالَ قَوْمٌ يَقُولُونَ إِنَّا لَنَصْحَبُهُ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ وَلَكِنَّا إِنَّمَا نَصْحَبُهُ لِنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْعَى مِنَ الشَّجَرِ فَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

ایک قوم دجال کی ساتھی ہوگی وہ کہیں گے، بیشک ہم اس کے ساتھ ہیں اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم اس کے ساتھی صرف اس لئے ہیں تا کہ کھانا کھائیں اور درختوں سے چریں، تو جونہی اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا ان سب پر نازل ہوگا۔

❀❀❀❀❀

---

(۱) مسند احمد ۲/ ۶۷؛ طبرانی ۱۲/ ۳۰۷؛ ہیثمی نے مجمع میں ذکر کیا، اور فرمایا: اس کی رجال صحیح کے رجال ہیں: ابن کثیر نے نہایہ میں اسی طرح ذکر کیا اور کہا: اس میں احمد منفرد ہے اس کی اسناد جید ہے" الفتح الربانی ۲۴/ ۲۳۔

پہلا دروازہ

جسے دجال کھٹکھٹائے گا

● سیدنا ابو صادق ﷺ سے روایت ہے، فرمایا:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

بیشک میں جانتا ہوں کہ وہ کونسے گھر والے ہیں جن کا دروازہ دجال سب سے پہلے کھٹکھٹائے گا تم اہل کوفہ ہو(۱)

گویا تو نے دجال کو دیکھا ہے

نبی کریم ﷺ نے بہت ساری احادیث میں دجال کی صفتیں بیان کرنے کا اہتمام فرمایا حتی کہ مسلمان اس سے ڈرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے صحابہ پر اس سلسلہ میں تاکید اور بیان میں بہت زیادہ کثرت فرمائی گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہو اسے لوگ بغیر خفاء کے جانیں گے، کہ نبی کریم ﷺ نے اس کی علامات بیان کر دیں۔

بِأَنَّهُ قَطَطٌ (كَثِيْرُ جَعُوْدَةُ الشَّعْرِ) كَثِيْرُ الشَّعْرِ كَأَنَّ رَأْسَهُ غُصْنَةُ شَجَرَةٍ أَلشَّمَرُ أَفْحَجَانٌ (أَى شَدِيْدُ الْبَاضِ) أَعْوَرُ، مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَعَيْنُهُ كَزُجَاجَةٍ خَضْرَاءَ، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، عَرِيْضُ الْمَنْحَرِ، جَسِيْمٌ (كَبِيْرُ الْجِسْمِ) قَصِيْرٌ، أَحْمَرُ، أَفْحَجُ (مُتَبَاعِدُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ) يَهُوْدِيٌّ عَقِيْمٌ لَا يُوْلَدُ لَهُ، وَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا فِيْ أَحَادِيْثَ صَحِيْحَةٍ

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۳۹: طبرانی جیسا کہ مجمع الزوائد ۷/۳۵۲ میں ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں اس میں انقطاع ہے، بیشک آپ نے یہ بات اس لئے کی کہ ان کو فتنوں اور علامات کے معلوم کرنے میں بہت زیادہ محبت تھی۔

يَطُوْلُ ذِكْرُهَا غَيْرَ أَنِّيْ اَقْتَصِرُ عَلٰى ذِكْرِ اَجْمَعِهَا وَاَشْمَلِهَا:

کہ وہ سخت گھنگریالے، چھوٹے اور بہت زیادہ بالوں والا ہوگا، اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہوگا، خوب سفید رنگ، کانا، مٹی ہوئی آنکھ والا، گویا کہ وہ پھسا ہوا انگور کا دانہ ہے، اور اس کی (جو درست آنکھ ہوگی) وہ سبز رنگ کے شیشے کی طرح ہوگی، بال اڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے، چوڑے نتھنوں، بڑے جسم، چھوٹے قد، سرخ رنگ، دونوں پاؤں کے درمیان دوری والا، یہودی، بانجھ اس کی اولاد نہ ہوگی، ان تمام صفات کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے ان کا ذکر لمبا ہوتا تھا، مگر میں ان میں سے جو جامع اور زیادہ اس کی صفات پر مشتمل تھی، اس پر اختصار کرتا ہوں۔

● سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّيْ قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ رَجُلٌ قَصِيْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ. (۱)

میں نے بیشک دجال کے بارے تم سے بیان کیا ہے حتی کہ میں ڈرا کہ تم نہ سمجھو گے بیشک دجال کوتاہ قد، بہت زیادہ گنگریالے بالوں والا، کانا، مٹی ہوئی آنکھ والا ہے نشان، نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی، تو اگر وہ تم پر مشتبہ ہو تو بلاشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

● سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

(۱) کتاب الملاحم، ابوداود ۴۳۲۰: مسند احمد ۵/۳۲۴: ابوبکر آجری، کتاب الشریعہ میں ص ۳۷۵: ابن ابی عاصم، السنہ میں ۱/۱۸۶: البانی نے کہا اس کی سند جید ہے۔

● حدیث شریف میں ناتئۃ لفظ ہے، اس کا معنی ترجمہ میں ہو گیا مزید تحقیق یہ ہے کہ خطابی نے کہا ناتئۃ وہ چیز ہے جو دھنس جائے اور اس کی جگہ گہری، پتھر کی طرح باقی رہ جائے، مطلب یہ ہوا کہ اس کی آنکھ اپنی جگہ کو روکنے والی اور مٹی ہوئی ہے نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی، یعنی اس کی آنکھ کی جگہ تو ہوگی، وہاں اس کا نشان بھی ہوگا جیسا کہ آنکھ ضائع ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے (معالم السنن ۴/۳۳۶)

.....اس روایت میں ہے: ..... پھر میں نے توجہ شروع کی تو وہ جسیم آدمی، سرخ رنگ گنگریالے بالوں والا کانی آنکھ والا جیسے کہ اس کی آنکھ انگور کا پھوٹا ہوا دانہ ہو(۱)

* سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے:

.....اَمَّا مَسِیْحُ الضَّلَالَةِ فَاِنَّهٗ اَعْوَرُ الْعَیْنِ اَجْلَی الْجَبْهَةِ عَرِیْضُ الْمَنْحَرِ فِیْهِ انْدِفَاءٌ مِثْلُ قَطَنِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی ..... (۲)

البتہ گمراہی کا مسیح کانی آنکھ والا، بال جھڑ جانے کی وجہ سے چوڑے ماتھے والا، چوڑے سینے والا، اس میں قطن بن عبدالعزیٰ کی طرح میلان ہے۔

* سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اس کی دونوں آنکھیں ایسے ہوں گی جیسے سبز رنگ کا شیشہ ہو..... (۳)

* سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

..... اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ جَعْدٌ هِجَانٌ اَقْمَرُ كَاَنَّ رَاْسَهٗ غُصْنَةُ شَجَرَةٍ .....

دجال کانا، گنگریالے بالوں والا، سخت سفید رنگ اس کا سر درخت کی ٹہنی کی طرح ہے(۴)

---

(۱) بخاری شریف، کتاب الفتن ب/۲۶، ۷۱۲۸: الانبیاء، ۳۳۴۱: مسلم، کتاب الایمان ب/۷۵، ۲۷۷/۱۷۱۔

(۲) مسند احمد ۲/۲۹۱: طیالسی ۲۵۳۲: ہیثمی نے مجمع ۷/۳۳۹ میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس میں ایک راوی مسعودی ہے اسے خلط ملط ہو گیا تھا، میں کہتا ہوں: اس کے شواہد فلتان بن عاصم کی حدیث سے ہیں اس کی روایت مسند ابن ابی شیبہ میں ۳۷۴۵۸ ہے، طبرانی ۱۸/۳۳۵: ہیثمی نے اسے مجمع میں ۷/۳۵۱ بزار کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۳) احمد نے اسے ۵/۱۲۳، ۱۲۴ میں روایت کیا: ابن حبان، الاحسان ۶۷۵۷: ابو نعیم، اخبار اصبہان ۱/۲۹۵، حلیۃ الاولیاء ۲/۳۶۳: اس کی سند صحیح ہے اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

(۴) مسند احمد ۱/۲۴۰، ۳۱۳: ابن حبان، الاحسان ۶۷۵۸۔

اس کے ماتھے پر کیا لکھا ہے؟

اللہ تعالیٰ ﷻ نے دجال کو کئی نشانیوں سے خاص کر دیا جس سے وہ پہچانا جائے گا، خصوصاً اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والوں کی طرف سے، اور نبی کریم ﷺ نے اسے کئی حدیثوں میں بیان فرمایا، کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے "کافر" اسے سوائے اس کے کوئی نہیں پڑھ سکے گا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر خلوص سے ایمان رکھتا ہوگا اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔ اس بارے میں بہت ساری احادیث ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

● جو سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ.

کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنی امت کو کانے بہت زیادہ جھوٹے سے ڈرایا، خبردار! بیشک وہ کانا ہے اور بلاشک تمہارا رب کانا نہیں ہے، بیشک اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے (۲)

● عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہیں نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے خبر دی:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ ﷻ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ.

---

(۲) متفق علیہ: بخاری نے ۷/۱۳۱، مسلم نے ۲۹۳۳/۱۰۱: احمد ۳/۱۰۳: ترمذی، کتاب الفتن ۲۲۳۵۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن لوگوں کو اس حال میں فرمایا کہ آپ انہیں دجال کے فتنہ سے ڈرا رہے تھے: تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا حتی کہ مر جائے اور بلاشک اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے کافر اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔ (۱)

حقیقت اور مجاز میں نشان

جو علماء گزشتہ احادیث کی تشریح کے درپے ہوئے انہوں نے اختلاف کیا یہ مذکورہ گفتگو حقیقت ہے یا مجازیا اس کے حال کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے، اور وہ یہ کہ جو بھی اس کی طرح رب ہونے یا الہ ہونے کا دعوی کرے گا جبکہ اس کے نزدیک یہ سب کچھ معروف و مشہور ہوگا تو وہ کافر ہے، صحیح بات وہ ہے جس پر علماء ہیں کہ (اس کے ماتھے پر کافر لکھا ہونا) حقیقت ہے۔ اور اس میں امام نووی فرماتے ہیں: صحیح وہ جس پر محقق حضرات ہیں کہ یہ لکھا ہونا اپنے ظاہر پر ہے اور وہ حقیقۃً کتابت ہے اللہ تعالی نے اسے اس کے تمام کفر، جھوٹ اور باطل ہونے کی قطعی علامات میں سے، نشانی و علامت بنایا ہے، اللہ تعالی اسے ہر مسلمان کاتب وغیر کاتب کے لئے ظاہر فرمائے گا اور جس کی شقاوت و فتنہ کا ارادہ فرمائے گا اس سے پوشیدہ رکھے گا، یہ کوئی محال نہیں ہے، قاضی نے اس میں اختلاف ذکر کیا کوئی وہ ہے جو کہتا ہے کہ یہ لکھائی حقیقتاً ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا، کوئی وہ ہے جو کہتا ہے یہ مجاز ہے اور اس کے خروج کی نشانیوں کی طرف اشارہ ہے اور دلیل کے طور پر آپ ﷺ کا یہ قول پیش کرتے ہیں يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ، کہ ہر مؤمن کاتب وغیر کاتب اسے پڑھے گا اور یہ کمزور مذہب ہے...... (۲)

---

(۱) اسے احمد نے روایت کیا لفظ اسی کے ہیں ۵/۴۳۳؛ مسلم ۱۶۹، ۲۹۳۱؛ ترمذی کتاب الفتن ۲۲۳۵۔

(۲) شرح مسلم نووی ۱۸/۵،۲۷۵،۶ ۲۷؛ ابن حجر نے الفتح الربانی میں اسے نقل کیا ہے ۱۳/۱۰۷۔

انپڑھ لفظِ (کافر) پڑھے گا؟

ہمیں نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ ہر موحد اس لفظ کو پڑھ سکے گا جسے اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس دجال کے چہرے پر لکھ دیا، بعض حضرات ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ انپڑھ اور جاہل اس لفظ کی کیسے تمیز کرے گا جبکہ وہ پڑھنا یا لکھنا جانتا ہی نہیں؟

اس کا جواب ہمیں امام قاضی ابوبکر بن العربی دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آپ ﷺ کا ارشاد (ہر مؤمن کاتب وغیر کاتب اسے پڑھے گا) حقیقت میں خبر ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے لئے سمجھ اور شعور کو اس کی آنکھ میں پیدا کردے گا جیسے چاہے گا اور جب چاہے گا تو مؤمن اسے بصارت نہ ہوتے ہوئے بھی دیکھے گا اگرچہ وہ لکھنا نہ جانتا ہو، کافر اسے نہیں دیکھے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ مؤمن کے لئے دلیلیں پیدا کردے گا اس کی بصیرت کی آنکھ میں اور کافر نہ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ مؤمن کے لئے ادراک پیدا کرے گا سیکھنا نہیں کیونکہ یہ اس وقت عادات کے خلاف امور ظاہر ہونگے ......(۱)

اللہ عزوجل کی حکمت کا یہ فیصلہ ہوا کہ وہ اپنے بندوں کو اس دجال کے ذریعے آزمائے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اسے وسائل واسلحہ کی قدرت دے جس سے وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور ان کو دھوکہ دے تاکہ مؤمنوں کا ایمان زیادہ ہو اور منافق وکافر ہلاک ہوجائیں۔

فتنے: یہ ہیں (۱) کہ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔

(۲) وہ ایک شخص کے بارے حکم دے گا تو اسے کاٹ کر دو کردیا جائے گا پھر

---

(۱) ابن حجر نے اسے الفتح الباری ۱۳/۱۰۷ میں نقل کیا۔

وہ اسے پکارے گا تو وہ تلبیہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوگا۔

(۳) اس کے ساتھ روٹیوں اور کھانے کے پہاڑ ہوں گے۔

(۴) دو نہریں ہوں گی ایک پانی کی اور دوسری میں آگ شعلہ زن ہوگی۔

(۵) زمین کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے۔

(۶) ایک قوم کے پاس سے گزرے گا جو اس پر ایمان نہ لائیں گے تو یہ ان کی کھیت اور مواشی ہلاک کر دے گا وغیرہ جو کچھ صحیح احادیث میں وارد ہوا ہے۔ جس میں سے کچھ میں ذکر کروں گا۔

● سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ: اَحَدُهُمَا رَاْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَاْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهْرَ الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَاْطِئْ رَاْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ.....(۱)

میں جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ دو نہریں جاری ہوں گی: ایک ان میں سے آنکھوں کے دیکھنے میں سفید پانی ہوگا اور دوسری جسے آنکھ بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح دیکھے گی، تو اگر کوئی اسے پائے تو اسے چاہئے کہ وہ آئے اس نہر کے پاس جسے وہ آگ دیکھتا ہے اور وہ اس میں چھپ جائے پھر وہ اپنا سر جھکائے گا تو وہ اس سے پئے گا اور وہ ٹھنڈا ہوگا.......

● سیدنا جنادہ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے وہ کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

---

(۱) مسلم نے اسے کتاب الفتن میں ۱۰۵/۲۹۳۴ روایت کیا؛ مسند احمد ۳۸۶/۵، ۴۰۵؛ ابن حبان الاحسان ۲۸۲/۸، ۶۷۶۱؛ المصنف لابن ابی شیبہ ۳۷۴۷۳؛ بغوی شرح السنہ میں ۴۲۳۹۔

میں رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے:

......وَاَنَّهٗ يُمْطِرُ وَلَا يُنْبِتُ شَجَرٌ وَاَنَّهٗ يُسَلَّطُ عَلٰى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يُسَلَّطُ عَلٰى غَيْرِهَا وَاَنَّهٗ مَعَهٗ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلُ خُبْزٍ وَاَنَّ جَنَّتَهٗ نَارٌ وَنَارَهٗ جَنَّةٌ......(۱)

اور ایک یہ کہ وہ بارش برسائے گا اور درخت نہ اگے گا، اسے ایک جان پر مسلط کیا جائے گا تو اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا اس کے علاوہ کسی اور پر اسے مسلط نہ کیا جائے گا، اس کے ساتھ ایک باغ ہوگا اور ایک آگ ہوگی، ایک نہر اور پانی ہوگا ایک روٹیوں کا پہاڑ ہوگا، اس کا باغ آگ اور اس کی آگ باغ ہوگا......

● نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے:-

وَاَنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ......(۲)

اور یہ کہ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو انہیں دعوت دیگا تو وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو اگائے گی، پھر ان پر ان کے مویشی چلیں گے اپنے پیدائشی جسم سے زیادہ بڑے ہو کر، ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے ان کی کوکھیں

(۱) اسے احمد نے اپنی مسند (۵/۲۲۱) میں روایت کیا ہیثمی نے مجمع الزوائد (۷/۳۴۶) میں ذکر کیا اور فرمایا اسے احمد نے روایت کیا اس کی رجال صحیح کے رجال ہیں میں کہتا ہوں اس کی اسناد صحیح ہے (۲) مسلم نے (باقی آگے

نبی ہو جائیں گی پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا وہ اس کی دعوت کو رد کریں گے تو وہ ان سے ہٹ جائے گا پھر وہ صبح کے وقت قحط زدہ ہوں گے ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں سے کچھ بھی نہ ہوگا اور وہ ویرانے کے پاس سے گزرے گا تو اسے کہے گا اپنے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں آتی ہیں پھر وہ ایک جوانی سے بھرپور آدمی کو بلا کر تلوار سے مارے گا اسے دو ٹکڑوں میں بڑی پھرتی سے کاٹ دے گا پھر اسے دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کو قبول کرے گا اس کا منہ خوشی سے چمک اٹھے گا وہ ہنسے گا۔

❁ سیدنا سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

...... وَيَخْرُجُ مَعَهُ (أَيِ الدَّجَّالِ) وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ فَيَقُوْلُ لِلنَّاسِ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أُحْيِيْ وَأُمِيْتُ وَمَعَهُ مَلَكَانِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ اسْمَهُمَا وَاسْمَ آبَائِهِمَا لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُمَا سَمَّيْتُهُمَا أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَيَقُوْلُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أُحْيِيْ وَأُمِيْتُ؟

فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: كَذَبْتَ، فَلَا يَسْمَعُهُ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا صَاحِبُهُ.

وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ فِتْنَةٌ ...... (۱)

...... دجال کے ساتھ دو وادیاں نکلیں گی ایک باغ اور دوسری آگ ہوگی تو اس کی آگ جنت ہے اور اس کی جنت آگ ہے تو وہ لوگوں سے کہے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دو نبیوں

پچھلے صفحہ کا بقیہ) سے روایت کیا ۲۱۳۷، ۱۱۰: ترمذی ۲۲۴۰: ابن ماجہ ۴۰۷۵: بغوی شرح السنۃ ۴۲۶۱، ۵۵۸۵. (۱) احمد نے اسے روایت کیا ۵/۲۲۱: ابن ابی شیبہ ۳۷۴۷۹: طبرانی کبیر ۶۴۴۵: مجمع میں مذکور ہے ۷/۳۴۳ اور فرمایا اس کے رجال ثقہ ہیں اور ابن کثیر نے نہایہ ۱/۱۳۳ میں کہا اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کے مشابہ گویا ہوں گے بیشک میں جانتا ہوں ان دونوں کے نام اور ان کے آباء کے نام اگر میں چاہوں کہ ان کے نام بیان کروں تو میں ان کے نام بیان کردوں، ایک ان میں سے اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوگا تو وہ کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

ان میں سے ایک کہے گا: تو نے جھوٹ کہا تو اسے اسکے ساتھ والے فرشتے کے سوا لوگوں میں سے کوئی نہ سنے گا۔

اور دوسرا کہے گا: تو نے سچ کہا، تو اسے لوگ سنیں گے اور (یہ ہی ہے) وہ (چیز جو) فتنہ ہے......

دجال کے شعبدے حقیقت یا خیال؟

ابن حزم اور طحاوی وغیرہ جیسے علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور صحیح ابن حبان (۸/۲۸۳) میں ابن حبان کا مذہب بھی یہ ہی ہے: کہ دجال جھوٹ تراشندہ جزور جادو شعبدہ باز ملمع ساز ہوگا جو امور اس کے ہاتھ سے مشاہدہ کئے جائیں گے ان میں سے کسی میں کوئی حقیقت نہیں ہوگی، بلکہ یہ سب ان علماء کے نزدیک محض خیالات ہوں گے۔

ابو علی جبائی شیخ معتزلہ نے کہا: یہ جائز ہی نہیں کہ ایسی چیز حقیقت ہوتا کہ جادوگر کا شعبدہ نبی ﷺ کے معجزہ کے ساتھ مشتبہ نہ ہو، اس کا نووی اور قاضی عیاض جیسے علماء کی ایک جماعت نے رد کیا ہے،

قاضی عیاض نے کہا: یہ سب کی طرف سے غلط ہے کیونکہ اس نے دعویٰ نبوت نہیں کیا کہ جو کچھ اس کے ساتھ ہے وہ اس کی تصدیق کی طرح ہو، اس نے تو الوہیت کا دعوی کرتا ہے اور وہ محض اپنے دعوی میں الوہیت کا جھٹلانے والا ہے کیونکہ

اس کی صورت حال اور اس کا وجود اس کے حادث یعنی مخلوق ہونے کے دلائل ہیں اس کی صورت کا نقص اور اس کا عاجز ہونا اپنی آنکھ کی عار کو زائل کرنے سے اور اس گواہ کو زائل کرنے سے جو اس کا کافر ہونا اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، ان دلائل وغیرہ کی وجہ سے اس سے گھٹیا ترین لوگوں کے سوا کوئی آدمی حاجت کے روک دیے جانے کے سبب دھوکہ نہ کھائے گا، فاقہ رکھنے کے درست ہونے میں رغبت کا سبب یا اسکی اذیت کا تقیہ اور ڈر ہوگا کیونکہ اس کا فتنہ بہت عظیم ہوگا جو عقلوں کو دہشت زدہ کرے گا اور سمجھداروں کو باوجودیکہ وہ تیزی سے گزر جائے گا حیران کریگا تو اتنا نہ ٹھہرے گا کہ کمزور لوگ اس حال اور اس کے حدوث و نقص کے دلائل میں غور و فکر کریں تو جو اس کی تصدیق کرے گا وہ اس کی تصدیق کرے گا......؟(۱)

اسی طرح کی بات چیت نہایت میں ابن کثیر کی اور فتح الباری میں ابن حجر کی ہے۔

(۱) شرح مسلم ۱۸/۲۷۲،۲۷۳؛ الفتح الباری ۱۳/۱۱۱،۱۱۳؛ النہایہ، ابن کثیر ۱/۱۳۷۔

شیاطین اور دجال

اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطانوں نے ہمیشہ ہمیشہ سرکشوں نافرمانوں اور گمراہ انسانوں کی مدد کی ہے، جب دجال بہت بڑا فتنہ اور نافرمانوں کا سرغنہ ہوگا تو ضروری ہے کہ وہ اپنے لئے شیطانوں اور سرکش قسم کے جنوں سے معاون بنائے۔

❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا ہم سے بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے وہ دجال کے مددگاروں سے متعلق روایت کرتی ہیں کہ وہ مددگار وہ شیطان ہوں گے جو اونٹوں کی صورتوں اور لوگوں کے ان باپ دادوں اور بیٹوں کی صورتوں میں ہوں گے جو مر چکے ہوں گے تا کہ لوگوں کو اس دجال لعین کی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کا وہم ڈالیں۔

اس حدیث میں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں۔: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں تھے تو آپ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ بِثَلَاثِ سِنِينَ حُبِسَتِ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا وَحُبِسَتِ الْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا فَإِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّانِيَةُ حُبِسَتِ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَحُبِسَتِ الْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا فَإِذَا كَانَتِ السَّنَةُ الثَّالِثَةُ حُبِسَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَحُبِسَتِ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذُو خُفٍّ وَلَا ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ إِبِلَكَ ضِخَامًا ضُرُوعُهَا عِظَامًا أَسْنِمَتُهَا أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ، فَيَقُولُ نَعَمْ، فَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةِ إِبِلِهِ فَيَتْبَعُهُ، وَيَقُولُ لِلرَّجُلِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ أَبَاكَ وَابْنَكَ وَمَنْ تَعْرِفُ مِنْ أَهْلِكَ أَتَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُوَرِهِمْ فَيَتْبَعُهُ

ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَبَکَی اَھْلُ الْبَیْتِ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ نَبْکِی فَقَالَ مَایُبْکِیْکُمْ فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَکَرْتَ مِنَ الدَّجَّالِ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ (لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِکْرِ الدَّجَّالِ فَوَاللّٰہِ اِنْ اَمَۃَ اَھْلِیْ لَتَعْجِنُ عَجِیْنَھَا فَمَا تَبْلُغُ حَتّٰی تَکَادَ تَفْتَتُ مِنَ الْجُوْعِ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَتَنَا فَمَا نَخْتَبِزُھَا حَتّٰی نَجُوْعَ فَکَیْفَ نَصْنَعُ یَوْمَئِذٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَکْفِی الْمُؤْمِنِیْنَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ یَوْمَئِذٍ التَّکْبِیْرُ وَالتَّسْبِیْحُ وَالتَّحْمِیْدُ ثُمَّ قَالَ: لَاتَبْکُوْا فَاِنْ، یَخْرُجِ الدَّجَّالُ وَاَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ وَاِنْ یَخْرُجْ فَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ(۱)

جب دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ہوں گے تو آسمان بارش سے تہائی حصہ رک جائے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تہائی رک جائے گی جب دوسرا سال ہوگا تو آسمان دو تہائی بارش سے رک جائے گا اور زمین دو تہائی پیداوار سے رک جائے گی جب تیسرا سال ہوگا آسمان پوری بارش سے رک جائے گا اور زمین پوری پیداوار سے روکی جائے گی تو کوئی کھروں اور قدموں والا باقی نہ رہے گا مگر وہ مرجائے گا تو دجال دیہاتی آدمی کو کہے گا مجھے بتاؤ! اگر تمہارا اونٹ (زندہ کر کے) اٹھادیا جائے اس حال میں کہ اس کے تھن بڑے اور کوہان عظیم ہو تو کیا تو جان لے گا کہ میں تیرا رب ہوں، تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیطان اس کے لئے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کریں گے تو وہ آدمی دجال کے پیچھے لگ جائے گا، اور وہ اس آدمی سے کہے گا تیرا کیا خیال ہے اگر میں تیرے ابو، بیٹے اور جسے تو اپنے اہل سے جانتا ہے زندہ کروں تو کیا تو جانے گا کہ

---

(۱) مصنف عبدالرزاق کے آخر میں مطبوع معمر ابن راشد کی جامع میں روایت ہے ۱۱/۳۹۱، ۲۰۸۲۱؛ احمد نے الفتح الربانی ۲۳/۶۸ میں؛ طیالسی نے اپنی مسند میں ۱۶۳۳ میں؛ طبرانی کبیر میں روایت کی، ہیثمی نے مجمع ۷/۳۴۸ میں اسے ذکر کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے شہر ابن حوشب کے حالانکہ وہ ثقہ ہے۔

میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ کہے گا، ہاں! تو شیاطین ان کی صورت اختیار کریں گے تو وہ اس کے پیچھے لگ جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ وسلم باہر تشریف لے گئے اور گھر والے رونے لگے پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ کر تشریف لائے تو ہم رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: تمھیں کیا چیز رولاتی ہے؟ تو سب نے عرض کیا آپ نے جو دجال کا ذکر کیا، ایک روایت میں ہے (آپ نے تو ہمارے دل نکال دیے ہیں دجال کا ذکر کر کے، اللہ کی قسم میرے گھر کی لونڈی اپنا آٹا گوندے گی، وہ بالغ نہ ہوگی حتی کہ قریب ہوگا کہ وہ بھوک سے ٹوٹ جائے) ایک روایت میں ہے (بیشک ہم اپنے آٹے گوندیں گے تو ہم اس کی روٹی نہ پکائیں گے حتی کہ ہمیں بھوک لگے گی) تو ہم اس دن یارسول اللہ کیسے کریں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دن مؤمنوں کو کھانے پینے سے اللہ اکبر سبحان اللہ، اور الحمدللہ پڑھنا کفایت کرے گا۔

پھر فرمایا: تم نہ روؤ! کہ اگر دجال اس حال میں نکلے کہ میں تم میں موجود ہوں تو میں اس پر غالب آنے والا ہوں گا، اور اگر وہ (میرے بعد) نکلے گا تو اللہ تعالی ہر مسلم پر میرا خلیفہ ہوگا۔

دجال زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟

پیچیدگی اس زمانے کو گھیرے ہوگی جس میں دجال زمین پر ٹھہرے گا بر خلاف اس کے کہ احادیث میں ان دنوں کی حد بیان کردی گئی ہے کہ وہ زمانہ چالیس دن ہیں، پہلا دن ایک سال کی طرح، دوسرا دن ایک ماہ کی طرح، تیسرا دن ایک جمعہ (ہفتہ) کی طرح ہوگا اور باقی دن ہمارے دنوں کی طرح ہوں گے مگر کلام ہمیشہ کا نئے دار رہے گا، ایک سے زائد وجہ پر وہ الٹ پلٹ ہوگا:

﴿ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا (۱)

دجال میری امت میں نکلے گا تو چالیس ٹھہرے گا میں اس بات کو نہیں جانتا کہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال ہیں۔

حدیث شریف میں (میں نہیں جانتا کہ وہ چالیس دن ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس سال یہ صحابی کے قول سے ہے جیسا کہ علامہ تورپشتی نے کہا اور علامہ ملا علی قاری نے اسے شرح مشکاۃ میں نقل کیا (۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

......فَيَبْلُغُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْأَرْضِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا اللّٰهُ أَعْلَمُ مَا مِقْدَارُهَا...... (۳)

زمین میں اللہ تعالی جہاں تک چاہے گا وہ پہنچے گا چالیس دنوں میں اللہ جانتا ہے ان کی مقدار کیا ہے......

﴿ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟

قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ،

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ

---

(۱) مسلم شریف کتاب الفتن ۱۱۶/ ۲۹۴۰ ب/ ۲۳ خروج الدجال میں۔

(۲) التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، کشمیری ۱۲۶، ۱۲۷۔

(۳) ابن حبان، موارد ۱۹۰۳ یہ حدیث صحیح ہے اور تفصیل اس کی گزر چکی ہے۔

الْيَوْمِ؟

قَالَ: لَا، اُقْدُرُوْا قَدْرَهُ (۱)

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کو زمین میں کتنا ٹھہرنا ہوگا؟ فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال کی طرح اور ایک دن مہینے کی طرح اور اک دن ایک جمعہ کی طرح باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہونگے، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ، تو وہ دن جو سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمیں کافی ہوگی؟ فرمایا: نہیں اس دن کی مقدار کا اندازہ کرو!

امام نووی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں:

(علماء نے کہا: یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اور وہ تین دن اسی قدر لمبے ہوں گے جو حدیث میں ذکر ہوا اس پر آپ ﷺ کا ارشاد و سائر ایامہ، اور صحابہ کرام کا کہنا: کہ یارسول اللہ تو وہ دن جو ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا نہیں، اس کی مقدار کا اندازہ کرنا، دلالت کرتا ہے)

قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا: یہ حکم اسی دن کے ساتھ مخصوص ہے صاحب شرع نے ہمارے لئے اسے مشروع قرار دیا، ان علماء نے کہا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی اور اگر ہمیں اپنے اجتہاد کے سپرد کردیا جاتا تو ہم اس دن میں ان اوقات کے اندر جو دیگر دنوں میں معروف ہیں پانچ نمازوں پر ہی اقتصار کرتے (۲)

---

(۱) اس کی تخریج (ان پر حملہ کا فرکو پڑھے گا) عنوان میں گزر گئی ہے۔

(۲) شرح مسلم نووی ۱۸/۶۹۔

مومن حضرات اور دجال

دجال اور جو کچھ اس کے ساتھ فتنے ہوں گے کے بارے پہلے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ وہ قوت خارقہ کا مالک ہوگا یا اسے اللہ کے مومن یقین والے بندوں پر غلبہ ہوگا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ حقیر و ذلیل ہوگا۔

اس بارے میں مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دجال کے بارے نبی کریم ﷺ سے کسی نے نہیں پوچھا جو کچھ میں پوچھا کرتا تھا اور آپ نے مجھے فرمایا:

اس سے تجھے کیا نقصان ہے؟

میں نے کہا: کیونکہ لوگ کہتے ہیں: بیشک اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور نہر اور پانی ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ پر وہ اس سے زیادہ ہلکا ہے(۱)

قاضی عیاض نے اس کی شرح میں کہا:

اس کا معنی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ آسان ہے کہ وہ جسے اس نے اس کے ہاتھ پر پیدا کیا اسے مومنوں کے لئے گمراہ کن کردے اور ان کے دلوں کو شک میں ڈالنے والا کردے بلکہ بیشک اس نے اسے اسلئے بنایا ہے کہ وہ اس سے ایمان والوں کے ایمان کو زیادہ کرے، کافروں، منافقوں وغیرہ کے لئے حجت کو ثابت کرے اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کے ساتھ اس میں سے کوئی شے نہیں ہے(۲)

---

(۱) بخاری نے کتاب الفتن میں ب/۲۶، ۷۱۲۲ میں اور مسلم نے ۲۹۳۹/۱۱۳ ذکر کیا۔

(۲) شرح مسلم ۱۸/۷۴۔

اس طرح نہیں ہے اور یہ گمان ہے، بلکہ بلاشک مؤمن دجال کے در پے ہوں گے اور اس سے سخت مقابلہ کریں گے۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے دجال اور اس کے پیروکاروں کے در پے ہونے اور مقابلہ کرنے کی خبر دیتے ہیں اور بیشک اللہ عزوجل ان کے خلاف مسلمانوں کا مددگار ہے۔

نافع ابن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ تعالی تمہیں فتح دے گا اور تم فارس سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالی تمہیں فتح دے گا پھر تم روم سے جہاد کرو گے تو ان پر اللہ تعالی تمہیں فتح دے گا پھر تم دجال سے جہاد کرو گے تو اللہ تعالی تمہیں اس پر فتح عطا فرمائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

تو دجال نہیں نکلے گا حتی کہ روم فتح ہو جائے (۱)

* سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے:

...... پھر اللہ تعالی مسلمانوں کو اس پر مسلط کرے گا تو وہ اسے قتل کریں گے اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے حتی کہ یہودی درخت یا پتھر کے نیچے چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت مسلمان کو کہے گا یہ یہودی میرے نیچے ہے اسے قتل کر! (۲)

* شہر بن حوشب سے روایت ہے فرمایا (۳)

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۵۰۳، سیاق ان کا ہے۔ مسند احمد ۱/ ۱۷۸، ۴/ ۳۳۷: ابن حبان الاحسان ۸/ ۲۸۵،...۶۷۷۰، اور اسے صحیح قرار دیا۔

(۲) احمد کے نزدیک سند صحیح کے ساتھ ہے ۲/ ۶۷۔

(۳) یہ شہر ایسا شخص ہے جس میں اختلاف ہے اور درست بات یہ ہے کہ جب تک اس سے

عبداللہ اور اس کے ساتھی بیٹھے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو ان کی آوازیں بلند ہوئیں، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، تو فرمایا:

مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ يَاابْنَ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ!

(اس سے مراد عبداللہ بن مسعود ہیں)؟

اے ام عبداللہ کے بیٹے یہ آوازیں کیسی تھیں؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

انہوں نے دجال کا ذکر کیا اور ہم اس سے ڈر گئے۔

تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے پرواہ نہیں کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری سے۔

عبدالملک نے کہا: بکری مسجد کے کونے میں گھٹلیاں کھاتی ہوگی۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیونکہ ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر شخص ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر مدد اور کامیابی دے گا اور اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا حتی کہ اس کا نکلنا مسلمان مرد کے لئے پیاسے کو ٹھنڈے مشروب سے زیادہ محبوب ہوگا

تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور کیوں؟ اللہ کے تیرے ابوہی ہیں!

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آزمائش کی سختی اور شر کے منتشر ہونے کی وجہ سے (۱)

بقیہ صفحہ گزشتہ) ثقہ حضرات کی مخالفت نہ ہو یہ خود حسن الحدیث ہے۔ دیکھئے: ذہبی کی المیزان ۲/۱۳۷۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، نمبر ۳۷۵۰۸۔

دجال کے مقابل سخت ترین لوگ

نبی کریم ﷺ ہمیں اس مومن قوم کی خبر دیتے ہیں جو دجال اور اس مددگاروں کے ساتھ جہاد میں بہت سخت قوت وطاقت والے ہوں گے اور وہ بنو تمیم ہیں اسے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

میں تین چیزوں کے بعد بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا رہا ہوں وہ تین چیزیں جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنیں، آپ ﷺ ان کے بارے فرماتے ہیں:

هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ (۱)

وہ میری امت میں سے دجال پر سخت ترین لوگ ہیں۔

جہاں دجال داخل نہیں ہوگا

دجال شعبدوں اور کہانت میں اس حد کو پہنچ جائے گا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ وہ سارے جہاں کا چکر لگائے گا، زمین کا کوئی ٹکڑا نہیں چھوڑے گا مگر اس کے قدم اسے روندیں گے، اللہ تعالیٰ نے اس سے کچھ علاقوں اور مقامات کو منفرد رکھا ہے اللہ عزوجل دجال کو ان سے روک دے گا یا ان میں کفر وشرک کے ظاہر ہونے کو روک رکھے گا کیونکہ ان کی عظمت اللہ کے ہاں عظیم ہے، اور ان جگہوں میں سے مکہ مکرمہ، کیونکہ اس میں اللہ کا عزت حرمت والا گھر مسلمانوں کا قبلہ ہے اور مدینہ منورہ جو ایمان کا منبع ہے، اسلام کا منارہ ہے، بیت المقدس اور کوہ طور ہے۔

● سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۱) متفق علیہ بخاری، کتاب المغازی میں ب/ ۶۸_ ۶۹_ ۴۳۶۶؛ مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۱۹۸۰_ ۲۵۲۵۔

لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ(۱)

کوئی شہر ایسا نہیں جہاں دجال نہ جائے گا مگر مکہ اور مدینہ اس سبب سے کہ اس کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے صفیں باندھے پہرا دیتے ہوں گے پھر مدینہ کو اہل مدینہ کے ساتھ تین بار سخت زلزلہ کے ساتھ ہلا دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے نکال دے گا۔

● ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ(۲)

احمد کے نزدیک ایک روایت میں ہے:

...... لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا يَبْلُغُهَا رُعْبُ الْمَسِيحِ إِلَّا الْمَدِينَةَ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ(۳)

کوئی شہر ایسا نہیں ہے مگر اس میں دجال کا رعب پہنچے گا، شہر مدینہ کے ہر راہ پر دو فرشتے ہیں جو دجال کے رعب کو اس سے دور کریں گے۔

● جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

نفس اسلام
Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱) بخاری شریف، کتاب فضائل المدینہ ۱۸۸۱؛ مسلم کتاب الفتن ب/۲۳-۲۹۴۳؛ ابن حبان، الاحسان ۶۷۵۶؛ بغوی شرح السنۃ ۴۰۲۳۔

(۳) مسند احمد ۵/۳۱ میں اسناد صحیح کے ساتھ ہے۔

(۲) بخاری شریف، کتاب فضائل، ۱۸۷۹؛ احمد ۵/۴۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۴۸۳؛ حاکم کتاب الفتن ۴/۵۴۲۔

......لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: اَلْكَعْبَةَ وَمَسْجِدَ الرَّسُوْلِ ﷺ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصٰى وَالطُّوْرَ (۱)

وہ چار مسجدوں میں نہیں آئے گا، کعبہ: مسجد رسول ﷺ مسجد اقصیٰ اور طور (پہاڑ)۔

مدینہ کے دروازوں پر آمنا سامنا

اس سخت پکڑ کی ایسی تمیمی جس کے ساتھ دجال مشہور ہے اور اس ہالہ کی جو اسے چلنے میں تیز کرے گا اس کے باوجود ایسے لوگ باقی ہوں گے جن کے دل ایمان سے بھرپور ہوں گے وہ دجال سے نہیں ڈریں گے، نہ موت سے بھاگیں گے، ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جو دجال کے درپے ہوگا اور اس کا باطل ہونا لوگوں کو بیان کرے گا، اور اس کی اسے کوئی پرواہ نہ ہوگی جو کچھ اس کے لئے آمنا سامنا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوگا۔

دجال کا آمنا سامنا

● سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے بارے لمبی گفتگو ارشاد فرمائی، جو کچھ آپ ﷺ بیان فرماتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا:

يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ.

---

(۱) احمد کے نزدیک صحیح ہے ۵/۳۶۴۔ ۲۱۳۵۳: مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۷۵۰۶: اور اسے مجمع ۷/۳۴۳ میں احمد کی طرف منسوب کیا ہے، اور فرمایا: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، حافظ نے فتح ۱۳/۱۰۵ میں کہا: اسکے رجال ثقہ ہیں۔

فَيَقُولُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثَهُ،

فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْاَمْرِ؟

فَيَقُولُونَ لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ،

فَيَقُولُ: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ اَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ،

فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ (۱)

دجال آئے گا اور اس پر حرام ہے کہ وہ مدینہ شریف کے راہوں میں داخل ہو، تو وہ مدینہ کے قریب شور وبنجر زمین پر ٹھہرے گا، پھر اس دن اس کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو سب سے بہتر ہوگا، تو وہ کہے گا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی،

دجال کہے گا: تمہاری کیا رائے ہے اگر میں اسے قتل کردوں پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں کوئی شک ہوگا؟

تو وہ کہیں گے: نہیں، تو دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا،

تو وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسم میں تیرے بارے میں آج جس قدر زیادہ بصیرت پر ہوں اس سے پہلے نہ تھا،

دجال اسے قتل کرنا چاہے گا مگر اس پر اسے تسلط نہ ہوگا۔

---

(۱) بخاری شریف ۱۳۲۰/۷، مسلم کتاب الفتن ب/۲۱_۱۱۲_۲۹۳۸_ ابن حبان، الاحسان ۶۷۴۳، احمد، الفتح الربانی ۸۲/۲۴۔

● سباخ جمع ہے سبخۃ، اور سبخۃ اس جگہ کو کہا جاتا ہے جس میں نمکیات کی کثرت ہوتی ہے اور پیداوار نہیں ہوتی مگر کوئی کوئی درخت، ابن الاثیر، النہایہ ۳۳۳/۲۔

● ایک دوسری روایت میں ہے:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ۔ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ۔ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟

فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ

قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟

فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ،

فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ،

فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ،

قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ،

فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا

قَالَ: فَيَقُولُ: أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي؟

قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ،

قَالَ: فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ

قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ،

ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا،

قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي؟

فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً،

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ،

قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ

نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا،

قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ إِنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ،

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ:

دجال نکلے گا تو اس کی طرف ایک ایمان دار آدمی چلے گا، اسے دجال کے مسلح کارندے ملیں گے۔

تو وہ اسے کہیں گے: کدھر کا ارادہ ہے؟

وہ کہے گا: اس شخص کا ارادہ جو نکلا ہے،

آپ نے فرمایا: تو وہ اسے کہیں گے اور کیا تو ہمارے رب کو نہیں مانتا؟

وہ کہے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے،

تو وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو!

تو پھر وہ ایک دوسرے کو کہیں گے: کیا ایسا نہیں کہ تمہارے رب نے تمہیں اس کے علاوہ کسی ایک کو قتل کرنے سے روکا ہے؟

فرمایا: پھر وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے تو جونہی مومن دجال کو دیکھے گا،

کہے گا: اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کیا،

فرمایا: تو دجال اس کے لئے حکم دے گا تو اسے کھینچا جائے گا،

دجال کہے گا: اس کو پکڑو اور اس سر پر زخم لگاؤ، مار مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو چوڑا کر دیا جائے گا،

فرمایا: پھر دجال کہے گا: کیا تو مجھے نہیں مانتا:

فرمایا: وہ مرد خدا کہے گا: تو جھوٹا مسیح ہے،

فرمایا: پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے آری کے ساتھ اس کے سر کی مانگ سے کاٹا جائے گا حتی کہ اس کو دو قدموں کے درمیان الگ الگ کر دیا جائے گا،

فرمایا: پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا

پھر اسے کہے گا: اٹھ تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا:

فرمایا: پھر اسے کہے گا: کیا تو مجھے مانتا ہے؟

تو وہ کہے گا: مجھے تیرے بارے میں بصیرت پہلے سے زیادہ حاصل ہوئی ہے کہے گا: اے لوگو! بیشک یہ میرے بعد کسی ایک سے ایسا نہ کر سکے گا،

فرمایا: تو دجال اسے پکڑے گا تا کہ ذبح کر دے تو وہ اس کی گردن سے اس کی ہنسلی کے درمیان تانبہ ڈالنے کی کوشش کرے گا مگر کامیاب نہ ہوگا،

فرمایا: تو پھر وہ اسے اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر اسے پھینک دے گا تو لوگ سمجھیں گے اس دجال نے اسے آگ میں پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈال دیا جائے گا،

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگوں میں سے اپنے رب کے ہاں عظیم ترین شہادت والا ہوگا (۱)

(۱) روایت مسلم کی ہے: ۱۱۳۔۹۳۸، لفظ اسی کے ہیں: بغوی، شرح السنہ ۴۲۶۲ ۔ ۶۰/۱۵،

خلاصی کا دن

نبی کریم ﷺ ہمیں خبر دیتے ہیں کہ مدینہ اپنی ناپاکی کو دجال کے آنے کے وقت نکال پھینکے گا، تو منافق ونافرمان اس کے گروہ اور راہ والے اس کی طرف نکل کر بھاگتے جائیں گے، اور یہ دن خلاصی کا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام ذکر کیا ہے۔

● محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا:

يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ، يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ، يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ، ثَلَاثًا،

فَقِيْلَ لَهُ: وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَجِيْءُ الدَّجَّالُ فَيَصْعَدُ أُحُدًا فَيَنْظُرُ الْمَدِيْنَةَ،

فَيَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: أَتَرَوْنَ هٰذَا الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ؟ هٰذَا مَسْجِدُ أَحْمَدَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكًا مُصْلِتًا فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرْفِ فَيَضْرِبُ رُوَاقَهُ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ (۱)

خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، خلاصی کا دن اور خلاصی کا دن کیا ہے، تین بار،

---

(۱) مسند احمد، الفتح الربانی ۲۳/۷۵، مستدرک حاکم: کتاب الملاحم ۴/۵۴۳، اس نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، ذہبی نے اس کا اقرار کیا اور ہیثمی نے مجمع ۷/۳۵۰ میں اسے ذکر کیا اور کہا: احمد نے اسے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ میں نے کہا: اس کے اور کئی شواہد ہیں۔

تو آپ سے عرض کیا گیا: اور خلاصی کا دن کیا ہے؟ یارسول اللہ ﷺ!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا تو احد (پہاڑ) پر چڑھ کر مدینہ کی طرف دیکھے گا پھر اپنے کارندوں کو کہے گا: کیا تم یہ سفید محل دیکھتے ہو؟ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینہ شریف کی طرف آئے گا تو اس کے ہر دروازے پر ایک فرشتے کو پائے گا جو تلوار سونتے ہوئے ہوگا، تو وہ شور اور بنجر زمین کے کنارے کی طرف آئے گا اور اس کے خیموں اور جھونپڑوں کو ختم کرے گا، پھر مدینہ شریف میں تین بار زلزلہ آئے گا تو کوئی منافق مرد و عورت اور فاسق مرد و عورت باقی نہ رہیں گے مگر وہ دجال کی طرف نکل کر آئیں گے تو یہ یوم الخلاص ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیشک سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول قیامت کی ان بڑی بڑی علامات میں سے ہے جن کی خبر نبی کریم ﷺ نے دی ہے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول، خروج دجال اور اس کے زمین میں فساد پھیلانے کے ساتھ (باعتبار زمانہ) ملا ہوا ہوگا۔ آپ پر ایمان لانا اور آپ کی تصدیق کرنا واجب ہوگا۔

(مطلب یہ ہے کہ آپ کے نبی ہونے کو ماننا اور آپ کے نزول کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا، نہ یہ کہ اپنے آقا و مولا نبی آخر الزماں سید مرسلاں

محمد رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر آپ پر ایمان لاتا، کیونکہ ایسا کرنے سے جو بھی ایسا کریگا بے ایمان و کافر ہوگا، آمد مصطفیٰ کیساتھ ہی تمام ادیانِ اولین منسوخ ہو چکے اب صرف اور صرف اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لانا ہی ایمان ہے اگر ایسا نہیں تو کفر ہے ایمان نہیں، نیز بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مرزا قادیانی ہی عیسیٰ ہے، اس سے ان کا رد ہوا نیز کچھ یہ سمجھے کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا آنا حتمی نہیں اس لئے اس مسئلہ کو تسلیم کرنا ایمان قرار پایا کیونکہ جو اس کا منکر وہ در حقیقت نبی صادق محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا تصور کرتا ہے ایسا شخص توہین کا مرتکب ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح وہ جس نے یہ کہا:

"حضور کو اپنے زمانہ میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے ثابت کر دیا کہ حضور کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔"

معاذ اللہ من ذلک الکفر، نیز وہ جس نے یہ تصور دیا کہ دجال کوئی مشینوں، جنگی طیاروں اور آلات جنگ کے ساتھ امریکہ کے خروج کا نام ہے یہ بات غلط ہے جیسا کہ گزشتہ مضمون سے واضح ہو رہا ہے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہمیں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری احادیث میں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت نے روایت کیا اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول اور آپ کے دجال کو قتل کرنے سے متعلق خبر دیتے ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

جو مسلم شریف میں نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے اس میں ہے:

معاذ اللہ من ذلک الکفر، نیز وہ جس نے یہ تصور دیا کہ دجال کوئی مشینوں، جنگی طیاروں

فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ نَفَسَهُ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ (أي الْمَسِيحَ) بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ...... (۱)

اسی دوران کہ وہ یونہی ہوگا جب اللہ تعالیٰ سیدنا مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلاۃ والسلام) کو بھیجے گا تو آپ شرقی دمشق میں سفید منارہ پر ورس یا زعفران سے رنگی ہوئی دو چادروں کے درمیان اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتو کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے، جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو اس سے بڑے بڑے موتیوں کی طرح شفاف قطرے گریں گے کسی کافر (جس کو آپ کی سانس پہنچے گی) کے لئے آپ ظاہر نہ ہو سکے مگر وہ مرجائے گا، اور آپ کی سانس پہنچے گی جہاں تک آپ کی نظر پہنچتی ہوگی، پھر آپ اسے فلسطین کے نواح میں بیت المقدس کے قریب ایک لُدّ نامی بستی کے دروازے پر پائیں گے اور قتل کریں گے پھر سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام اس قوم کے پاس آئیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا رکھا ہوگا تو آپ ان کے چہروں پر مسح کریں گے اور ان سے ان کے جنت کے درجات بیان فرمائیں گے۔

❀ سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا:

---

(۱) یہ حدیث (ان پڑھ لفظ کافر کو پڑھے گا) عنوان کے تحت گزر چکی ہے، اسی حدیث کا یہ آخری حصہ ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ا لاحسان۔ ۶۷۷۶؛ مسلم نے اسے روایت کیا، ۲۱۳۷،۱۱۰: ترمذی ۲۲۴۰: ابن ماجہ ۴۰۷۵: بغوی، شرح السنۃ ۴۲۶۱، ۵۵۸۵: الفاظ کی وضاحت کے لئے شرح مسلم ۲۸۱/۱۸: مراصد الاطلاع ۱۲۰۳/۳ دیکھیں۔

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رولایا؟

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے دجال یاد آیا۔

آپ نے فرمایا: تو نہ رو! کہ اگر وہ نکلا اس وقت کہ میں زندہ ہوں تو میں تمہاری طرف سے اس کے لئے کافی ہوں گا، اور اگر میں دنیا سے چلا گیا تو بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس کے ساتھ یہودی نکلیں گے تو وہ چلتا جائے گا حتی کہ وہ مدینہ کے کنارے پر پہنچے گا، اور مدینہ کا اس دن یہ حال ہوگا کہ اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے، تو اللہ تعالی مدینہ کے رہنے والے شریر لوگوں کو نکالے گا تو وہ چلتا چلتا لد دروازے پر پہنچے گا تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے، پھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زمین میں چالیس سال عادل امام اور انصاف کرنے والے حاکم ہونے کی صورت میں رہیں گے۔

****

دجال کا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھنا

شیاطین ہمیشہ جنود حق اور ہدایت کے چراغوں کے سامنے نیست و نابود ہوتے رہے ہیں، اسی طرح دجال کا حال ہے اس لئے کہ وہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے سامنے ٹھہر نہ سکے گا، بلکہ ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

● سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ

إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ هُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا،

قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سُبُوا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا ثُمَّ يُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ وَهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَتِحُونَ ثُلُثَهُ فَيَفْتَتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ

إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهَالِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ - يَعْنِي الدَّجَّالَ - فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ

إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللَّهِ يَذُوبُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ وَلَوْ تَرَكَهُ لَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنَّهُ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ بِحَرْبَتِهِ(۱)

قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ رومی اعماق میں یا دابق میں اتریں پھر انکی طرف اہل مدینہ کے لشکر نکلیں وہ زمین کے بہترین لوگ ہوں گے تو جب وہ صف باندھیں گے،

رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہیں گالیاں دی جاتی ہیں ہم ان سے لڑائی کریں گے،

تو مسلمان کہیں گے نہیں، ہم اپنے بھائیوں اور تمہارے درمیان سے الگ نہ ہوں گے پھر ان سے جہاد کریں گے اور ان کا ایک تہائی شکست کھائے گا جن کی توبہ کبھی بھی اللہ تعالی قبول نہ کرے گا پھر ان سے ایک تہائی قتل ہوں گے اور یہ اللہ تعالی کے ہاں افضل ترین شہداء ہوں گے اس کے ایک تہائی حصہ کو فتح کریں گے، پھر

---

(۱) ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا، الاحسان ۸/۲۸۶، نمبر ۶۷۴۳۔

قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اس اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کرتے ہوں گے انہوں نے اپنی تلواروں کو زیتون کے ساتھ لٹکا دیا ہوگا۔

اچانک شیطان ان میں چیخ کر بولے گا، کہ مسیح تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ہے، تو وہ نکلیں گے اور یہ بات غلط ہوگی، جب وہ شام آئیں گے اس وقت دجال نکلے گا، اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیار ہو رہے ہوں گے اور صفیں درست کر رہے ہوں گے۔

جب نماز کی اقامت کہی جا رہی ہوگی تو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام نزول فرمائیں گے تو جونہی آپ کو اللہ کا دشمن دیکھے گا پگھلے گا جیسے نمک گھلتا ہے اور اگر آپ اسے چھوڑ دیں گے تو خود بخود پگھل جائے گا حتیٰ کہ ہلاک ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت سے قتل کرے گا پھر انہیں اس کا خون اس کے نیزے یا برچھی کے ساتھ دکھائے گا۔

●●●●●●●●●●●

دجال کے بعد زمین کا حال

دجال جس نے زمین کو فتنہ و فساد سے بھر دیا تھا کے مرنے کے بعد امن و امان عام ہوگا اور لوگوں کی طبیعتیں بھلے کاموں کی طرف مائل ہو چکی ہوں گی یہ چیز صرف انسانوں میں ہی نہ ہوگی بلکہ درندوں وحشی جانوروں میں بھی ہوگی انکی طبیعتیں بھی اللہ — عزوجل — کی قدرت سے بدل جائیں گے اور لوگ اپنی عادتوں کو چھوڑ دیں گے۔

● اس بارے میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

......انا اولی الناس بعیسی بن مریم، وانه نازل فاعرفوہ، فانه رجل یربع الی الحمرۃ والبیاض کأن رأسه یقطر وان لم یصبه بلل، وانه یدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویفیض المال ویضع الجزیۃ وان اللہ یھلک فی زمانه الملل کلھا غیر الاسلام ویھلک اللہ المسیح الضال ویلقی اللہ الامنۃ حتی یرعی الاسد مع الابل والنمر مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات لا یضر بعضھم بعضا (فیمکث فی الارض اربعین سنۃ، ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون صلوات اللہ علیه)(۱)

میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کے سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں اور وہ نازل ہوں گے تو ان کی پہچان کرنا، بیشک وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کی رنگت مائل بہ سرخی وسفیدی ہے، آپ کا سر مبارک ایسا ہے جیسے وہ قطرے گرائے اگرچہ اسے پانی کی تری نہ پہنچی ہو، آپ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، مال کو بہائیں گے، جزیہ ختم کریں گے، بلاشک اللہ تعالیٰ آپ کے زمانہ میں سارے دینوں کو سوائے اسلام کے ہلاک کردے گا، اور اللہ تعالیٰ مسیح گمراہ کو ہلاک فرمائے گا، اللہ تعالیٰ امن ڈالے گا حتی کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی کسی کو نقصان نہ دے گا، تو آپ زمین میں چالیس سال ٹھہریں گے، پھر آپ کا وصال ہوگا مسلمان آپ پر نماز ادا کریں گے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی درودیں ہوں!

* سیدنا نواس بن سمعان ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ کی حدیث میں ہے:

---

(۱) حدیث صحیح ہے: ابن حبان کی روایت ہے، الاحسان ۶۷۷۵، ۶۷۸۲ لفظ اسی کے ہیں؛ مسند احمد، الفتح الربانی ۲۴/۸۷؛ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۷۵۲۶؛ مستدرک حاکم کتاب التاریخ ۲/۵۹۵ اور اسے صحیح کہا: ذہبی نے اس کا اقرار کیا۔

...... ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ(۱)

پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا کوئی گھر جو مٹی یا بالوں کا خیمہ ہو باقی نہ بچے گا کہ بارش اسے دھو دے گی حتی کہ اسے شیشہ یا آئینہ کی طرح کر چھوڑے گی، پھر زمین کو کہا جائے گا: اپنے پھل اگا اور اپنی برکتیں لوٹا دے تو اس دن لوگوں کی ایک جماعت ایک انار سے کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی، اور اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دے گا حتی کہ اونٹ کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگا، اور گائے کا دودھ لوگوں کے ایک قبیلہ کو کافی ہوگا، اور بکری کا دودھ قبیلہ سے چھوٹی ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا، تو وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح کو قبض کرلے گی اور شریر ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو لوگوں کی موجودگی میں زنا میں یوں اعلانیہ مبتلا ہوں گے جیسے گدھے کرتے ہیں اور کسی کی پرواہ نہ کریں گے۔

---

(۱) مسلم نے اسے روایت کیا ۲۱۳۷،۱۱۰؛ ترمذی ۲۲۴۰؛ ابن ماجہ ۴۰۷۵؛ بغوی شرح السنہ ۴۲۶۵۔

نبی کریم ﷺ کی وصیت

اس شخص کے لئے جو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو پائے گا

بیشک نیک لوگوں کی زیارت میں خیر ہے، اور ایسی شئی ہے جس کی طرف انسان جھانکتا ہے خصوصاً اس وقت جب انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں سے کوئی نبی ہو، اور اسکی قدر عظیم ہو، رفعت میں بلند ہو جب کہ یہ بھلائی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اور خبردار! نبی کریم ﷺ ایک سے زائد کئی احادیث میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں خبر دیتے ہیں، کتنے ہی ہوں گے جو ان کی ملاقات کی تمنا کریں گے، اور آپ ﷺ جو آپ سے ملاقات کرے اسے وصیت کرتے ہیں کہ وہ انہیں سلام پہنچائے۔

● سیدنا ابو ہریرہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

إِنِّي لَأَرْجُو إِنْ طَالَ بِي عُمُرٌ أَنْ أَلْقَى عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ ۔ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ۔ فَإِنْ عَجِلَ بِي مَوْتٌ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ (۱)

بیشک میں یقیناً امید رکھتا ہوں اگر میری عمر لمبی ہوئی کہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ الصلاۃ والسلام کو ملاقات کروں، تو اگر مجھے موت نے جلدی کی تو تم میں ان سے جو ملے اسے چاہئے کہ ان کو میری طرف سے سلام کہے۔

● ایک روایت میں ہے:

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتُجَدَّدُ لِخُرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيُكَبِّرُ

---

(۱) مسند احمد ۲/۲۹۸، ۲۹۹، ہیثمی نے مجمع ۸/۵ میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا، اس کے رجال ثقہ کے رجال ہیں۔

الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ اَدْرَكَهُ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ! اِنِّيْ اَرَاكَ مِنْ اَحْدَثِ الْقَوْمِ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ(۱)

بیشک مسجدیں نئی ہوتی رہیں گے مسیح کے خروج کے لئے، اور بیشک وہ ظہور فرمائیں گے تو صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گیا ور جو انہیں پائے گا ان پر ایمان لائے گا، تو جو ان کو پائے اسے چاہئے کہ انہیں میری طرف سے سلام کہے، پھر آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا: اے بھتیجے! میں تجھے نئی نئی قوم میں سے دیکھتا ہوں تو اگر تو انہیں پائے تو میری طرف اسے نہیں سلام کہنا!

دجال سے نجات

نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے واضح فرمایا۔ اور آپ ہی تو ہمیں ہر خیر کی رہنمائی فرماتے اور ہر شر سے بچاتے ہیں۔ دجال لعین کے فتنہ سے ہم کیسے بچ سکتے ہیں اور اس کی شر، کفر اور اس کے شبہات سے کیسے خلاصی حاصل کریں گے کئی امور میں کہ اگر انہیں مسلمان کرے تو اس لعین کے لئے اس پر کوئی راہ نہ ہو، ذیل میں ہم انہیں مختصر درج کرتے ہیں۔

نیک اعمال میں جلدی

نبی کریم ﷺ نے ہمیں بڑی مصیبتوں اور مشغولیتوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے جلد کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ انسان ان مصائب میں عمل نیک سے اعراض کرے گا

---

(۱) یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہیں، ۷/۴۹۷، ۳۷۴۷۰، ابو ہریرہ سے موقوفاً روایت ہے۔

● سیدنا ابو ہریرہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ روایت کرتے ہیں:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّابَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ (۱)

نیک اعمال کے کرنے میں چھ چیزوں سے جلدی کرو! سورج کے مغرب سے طلوع کرنا، دھواں، دجال، دابہ یا کسی ایک کا خاص امر یعنی موت یا عام امر یعنی قیام قیامت۔

اس کے شر سے پناہ مانگنا

● سیدنا ابو قلابہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سے روایت ہے آپ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں فرمایا:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابَ الْمُضِلَّ وَاِنَّ رَاْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ حُبُكٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاِنَّهُ سَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ،

فَمَنْ قَالَ: لَسْتَ رَبَّنَا لٰكِنْ رَبُّنَا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ اَنَبْنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ (۲)

بیشک تمہارے بعد بہت جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا اور اس کا سر اس کے بعد (پچھلی جانب) حبک حبک حبک (۳) تین بار، (کٹے ہوئے گھنگریالے بالوں والا) ہے اور وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں،

(۱) مسلم شریف، کتاب اشراط الساعۃ ۱۲۸، ۲۹۴۷: ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۵۶: بغوی، شرح السنۃ میں ۴۲۴۹: احمد ۲/ ۳۳۷، ۳۷۲۔

(۲) مسند احمد ۵/۳۷۲، ۴۳۴: ہیثمی نے مجمع ۷/۳۴۶ میں ذکر کر کے کہا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ان کا لفظ طبرانی کے نزدیک ہے (۳) حبک کے معنی کو بیان کرتے ہوئے ابن الاثیر نے کہا

تو جس نے کہا: تو ہمارا رب نہیں ہے لیکن ہمارا رب اللہ ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا، ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، دجال کو اس پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

● سیدنا سمرہ بن جندب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کی حدیث میں ہے:-

کہ دجال لوگوں کو کہے گا: میں تمہارا رب ہوں،

تو جس نے کہا: تو میرا رب ہے حتیٰ کہ اسی پر مر گیا تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوا،

اور جس نے کہا: میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ مر گیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے دجال کے فتنے سے بچا لیا، اور اس پر کوئی فتنہ نہ ہوگا......(۱)

نماز میں اس کے فتنہ سے پناہ مانگنا

نبی کریم ﷺ اس کے فتنہ سے ہر نماز میں پناہ مانگتے تھے، اس بارے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ......(۲)

اے اللہ! بیشک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندہ اور مردہ کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صفحہ گزشتہ کا باقی حصہ) یعنی کھڑے پانی کی طرح یا ریت کی طرح جب ان پر ہوا چلتی ہے تو یہ دونوں لہر دار ہو جاتے ہیں اور راستے سے بن جاتے ہیں، ایک روایت میں حبک اشعر ہے اس کا معنی بھی وہی ہے جو حبک کا ہے۔ النہایہ ۱/۳۳۲۔

(۱) مسند احمد ۵/۱۰، طبرانی ۷/۲۶۷، مجمع ۷/۳۳۵ میں فرمایا احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے ثعلبہ بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، جبکہ انہیں ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

(۲) بخاری شریف، کتاب الصلاۃ ۸۳۲، مسلم، کتاب المساجد ـــ ۱۲۸ ـــ ۵۵۸، ابوداود،

سورہ کہف کی آیات کا حفظ

یہ آیات دجال کے فتنہ سے بچائیں گی، ان آیات کی تعیین میں احادیث مختلف ہیں، بعض احادیث میں سورۂ کہف کے اول سے اور بعض میں اس کے آخر سے اور یہ ساری احادیث صحیح ہیں انہیں محمول کیا گیا ہے اس پر کہ کوئی شروع سے پڑھے یا آخر سے تو بلاشک وہ اسے اس کے فتنہ سے بچائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ:

● سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ (۱)

● سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظوں میں مرفوعاً ہے:

مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں اسے دجال کے فتنہ سے محفوظ کر دیا گیا۔

● حجاج نے کہا:

مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ ...... (۲)

جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں......

● دوسری حدیث کے لفظ یوں ہیں:

باقی گزشتہ صفحہ) ۸۸۰، نسائی ۳/۵۶۔

(۱) مسلم شریف: کتاب صلاۃ المسافرین، ۲۵۷، ابوداود، کتاب الملاحم، ۴۳۲۳، احمد ۶/۴۴۹، حاکم کتاب التفسیر ۲/۳۶۸۔

(۲) مسند احمد ۶/۴۴۶ ـ ۲۷۵۷۳، تاریخ خطیب ۱/۲۹۰۔

مَنْ قَرَأَ ثَلاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ(۱)

جس نے سورۂ کہف کی ابتداء سے تین آیات پڑھیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

****

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول کیوں ہوگا؟

امام قرطبی نے اپنے تذکرہ میں کلام فرمایا:

تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے نزول کے سبب کہ آپ ہی کیوں نازل ہوں گے دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کیوں نہیں اور اسی وقت کیوں کسی اور وقت کیوں نہیں؟ کا جواب تین طرح سے ارشاد فرمایا:

اول: اس بات کا احتمال ہے کہ یہودیوں نے آپ کے قتل اور آپکو سولی دینے کا ارادہ کیا تھا، ان کا معاملہ جو آپ کے ساتھ تھا اسی صورت پر جاری ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا، جبکہ ان کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ انہوں نے آپ کو قتل کردیا ہے، اور آپ کو جادو وغیرہ کی طرف منسوب کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھتا تھا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس حرکت سے بچایا، اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت ڈال دی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت عطا کی اور اس کے جھنڈے کو غلبہ دیا یہ ذلت ان کیلئے قائم نہ رہی تو جونہی دجال ظاہر ہوگا جو کہ سب جادوگروں سے

---

(۱) ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۸۸۶؛ نسائی، عمل الیوم واللیلۃ، ۹۵۱، اور فرمایا حسن ہے اور منذری نے ترغیب میں اسے صحیح کہا ہے ۲/۶۔

بڑا جادوگر ہے، یہود اس کی بیعت کریں گے اور اس دن اس کا لشکر ہوں گے یہ بات دل میں رکھتے ہوں گے کہ اس دجال کے ذریعے مسلمانوں سے انتقام لینا ہے تو جب ان کا معاملہ یہاں تک پہنچے گا اللہ تعالی اسے نازل کرے گا جس کے بارے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اسے قتل کر چکے ہیں، اللہ تعالی آپ کو ان کے اور غیروں (منافقوں اور مخالفوں) کے لئے زندہ ظاہر فرمائے گا اور ان کے سرغنہ اور بڑے کے خلاف جو رب ہونے کا دعوے دار ہوگا مدد فرمائے گا تو آپ اسے قتل کریں گے اور اس کے یہودی لشکر کو اپنے ساتھ مؤمنوں کی مدد سے شکست دیں گے، تو وہ اس دن بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے اگر چہ کوئی کسی درخت یا پتھر کے ساتھ چھپ جائے۔

دوم: یہ احتمال ہے کہ آپ کا نزول ایسی مدت میں اس لئے ہو کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہو چکا ہوگا، نہ یہ کہ آپ کا نزول دجال کے قتال کے لئے ہوگا، کیونکہ کسی مخلوق کے لئے جو مٹی سے پیدا ہوئی ہو یہ مناسب نہیں کے اس کا وصال آسمان میں ہو لیکن اللہ تعالی کا معاملہ جاری ہوگا اسی صورت پر جو اللہ تعالی نے فرمایا:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ

(سورہ طہ ۱۱ آیۃ ۵۵)

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ تمہیں نکالیں گے۔

اللہ تعالی آپ کو نازل فرمائے گا، اور زمین میں ایک مدت تک آپکو قبر میں دفن رکھے گا (یعنی بعد وصال) آپ کو زمین میں جو آپ کے قریب ہو گا دیکھے گا اور آپ سے سنے گا جو آپ سے دور ہو گا، آپ کی روح کو اللہ تعالی قبض نہ فرمائے گا تو مؤمن آپ کے معاملہ کے ولی ہوں گے، اور آپ پر نماز پڑھیں گے، اور جیسے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام دفن ہوئے ویسے آپ کو دفن کیا جائے گا، تو یہ ہے آپ کے نزول

کا سبب اور یہ بات اس کے علاوہ ہے کہ آپ کا انہیں دنوں میں لُدّ دروازے پر دجال کر پانا اتفاقا ہوگا، تو جب یہ اتفاقی بات ہے اور دجال کا فتنہ یہاں تک پہنچے گا کہ وہ رب ہونے کا دعوی کرے گا، اس کے جہاد کے لئے کوئی مؤمن تیار نہ ہوگا، جب کہ وہ اس بات کا زیادہ مستحق ہوگا کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، اس کا قتل سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں ہوگا اسلئے کہ آپ ان حضرات قدس میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنی رسالت کے لئے چن لیا اور اس پر اپنی کتاب نازل فرمائی یہ ہے آپ کے نازل کرنے کا مسئلہ۔

سوم: کہ آپ نے انجیل میں امت محمد ﷺ کی فضیلت پائی جیسا اللہ تعالی نے فرمایا: اور اس کی بات حق ہے:

......ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ......

تو آپ نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ آپ کو امت محمد ﷺ سے کردے تو اللہ تعالی نے آپ کی دعا کو قبول کرلیا اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھالیا حتی کہ آپ کو آخر زمانہ میں نازل فرمائے گا اس حال میں کہ آپ دین اسلام سے جو مٹ چکا ہوگا اس کی تجدید فرمائیں گے تو آپ کی موافقت دجال سے ہوگی یعنی آمنا سامنا ہوگا تو آپ اسے قتل کریں گے۔

* آپ کے دفن میں اختلاف ہے: ایک قول یہ ہے کہ ارض مقدس میں آپ کا مدفن ہوگا اس کے قائل حلیمی ہیں: ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کو دفن کیا جائے گا جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے(۱)

****

(۱) التذکرۃ فی احوال الموتی وأمور الآخرۃ قرطبی ۲/۷۶۵۔

یاجوج وماجوج

بیشک عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کا نزول اور آپ کا دجال کو قتل کرنا یہ وہ آخری عجیب حادثات نہیں ہیں جو آخری زمانہ میں واقع ہوں گے بلکہ اس کے بعد اس سے زیادہ عجیب وغریب حادثات رونما ہوں گے جیسے یاجوج وماجوج کا خروج، اور چاہئے کہ ہم جلیل صحابی نواس ابن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرض کریں کہ آپ ہمارے لئے بیان فرمائیں جو کچھ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا:

...... اَوْحَى اللّٰهُ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ إِلٰى عِيْسٰى۔ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ إِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى۔ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى۔ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَاَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى۔ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَاَصْحَابُهُ إِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى۔ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ وَاَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ...... (۱)

---

(۱) مسلم کے ہاں یوں ہے۔ اس کا حوالہ گزر چکا ہے۔ مختار الصحاح ۲/۴۳۔

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے ایسے اپنے بندے ظاہر کئے جن سے کسی ایک کو ان کے ساتھ لڑائی کی طاقت نہیں تو آپ انہیں کوہ طور پر لے جا کر محفوظ کریں، اور اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو بھیجے گا وہ تیزی سے ہر اونچے راستے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے تو ان کا اول دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی جائے گا اور دوسرا گروہ گزرے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی تھا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپکے اصحاب تشریف لائیں گے حتی کہ بیل کی سری ان میں سے ہر ایک کو اس سے بہتر ہوگی کہ آج تم میں سے کسی کیلئے سو دینار ہوں تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے اصحاب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر کیڑے بھیجے گا یعنی کیڑے ان کی گردنوں میں پیدا فرمائے گا تو وہ یوں مر جائیں گے جیسے ایک آدمی کا مرنا، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے ساتھی طور سے زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت بھی جگہ خالی نہ پائیں گے کیونکہ ساری زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہوگی، پھر نبی اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بخت اونٹ کی گردنوں کی طرح پرندے بھیجے گا، وہ انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھینک دیں گے......

* ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث اسراء والی روایت میں ہے:۔

...... سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد فرمائیں گے میں اس کی طرف اترتا ہوں اور اسے قتل کرتا ہوں تو لوگ اپنے بلاد کی طرف لوٹ جائیں گے تو ان کا سامنا یاجوج وماجوج سے ہوگا ﴿...... وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾

(سورۃ الانبیاء ۹۶)

تو وہ کسی بھی جگہ پانی پر نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور جس چیز پر گزریں گے اسے تباہ کر دیں گے، پھر وہ اللہ تعالی سے بلند آواز سے دعا کریں گے اور میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالی انہیں موت دے، پھر زمین ان کی بو سے متعفن ہو جائے گی تو لوگ پھر اللہ تعالی سے بہ آواز بلند دعا کریں گے تو میں بھی دعا کروں گا حتی کہ اللہ تعالی موسلا دھار بارش برسائے گا جو انہیں اٹھا کر سمندر میں گرا دے گی، پھر پہاڑ ا کھیر دیے جائیں گے اور زمین کو دستر خوان کی طرح بچھا دیا جائے گا پھر میرا عہد یعنی وقت وصال آجائے گا جب یہ وقت ہوگا قیامت لوگوں سے اس طرح ہوگی جیسے حاملہ عورت جس کے گھر والے نہیں جانتے کب وہ بچہ جنتی ہے دن میں یا رات میں (۱)

* سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تُفْتَحُ يَاجُوجُ وَمَاجُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ تَعَالَى: وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَعُمُّونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُونَ حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَيَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ،

فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ،

---

(۱) ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۸۱؛ مستدرک حاکم، کتاب الملاحم ۴/ ۴۸۸: آپ نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کا اقرار کیا، حافظ بوصیری نے مصباح الزجاجۃ میں ۳/ ۲۷۱ سے صحیح کہا۔

فَيَقُولُونَ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًّا

فَيَقُولُونَ: رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَيَنْظُرُ مَا فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا أَبْشِرُوا فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ فَتَشْكَرُ اللّٰهَ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُّ (۱)

یاجوج وماجوج کھولے جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿وھم من کل حدب ینسلون﴾ کہ وہ ہر نیچی راستے سے نکلیں گے، تو وہ زمین پر پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے ہٹ جائیں گے حتی کہ باقی مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں کی طرف لوٹ جائیں گے ان کے پیادے ان سے آملیں گے حتی کہ وہ نھر کے پاس سے گزریں گے تو پئیں گے تا آنکہ اس میں کچھ باقی نہیں چھوڑیں گے تو ان کا دوسرا گروہ ان کے نشان پر گزرے گا تو کہنے والا کہے گا: اس جگہ کبھی پانی تھا تو وہ زمین پر غلبہ پائیں گے تو ان کا قائل کہے گا: یہ زمین والے تھے جن سے ہم فارغ ہو گئے اور ہم ضرور یقینا آسمان والوں سے مقابلہ کریں گے حتی کہ ان میں کوئی اپنے نیزے کو آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون آلود واپس آئے گا تو وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو قتل کر دیا ہے اسی دوران میں، اللہ تعالی جانور ٹڈی کے کیڑوں کی طرح کے بھیجے گا جو ان کی گردنوں اسے انہیں لیں گے تو وہ سارے ٹڈیوں کی موت مر جائیں گے، ایک دوسرے پر سوار ہوں گے، اور مسلمان ایسے ہوں گے کہ ان کی ہلکی سی آواز نہ

(۱) ابن ماجہ، کتاب الفتن ۴۰۷۹؛ احمد ۳/۷۷؛ مسند ابو یعلی الموصلی ۲/۳۳۷؛ مستدرک حاکم، کتاب الملاحم ۴/۴۸۹: ذہبی نے اسے صحیح کہا اور اس کا اقرار کیا حافظ بوصیری نے مصباح الزجاجہ میں ۳/۲۶۰ اسے صحیح کہا اور فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے، رجال ثقہ ہیں۔

سنیں گے، تو وہ کہیں گے: کون شخص ہے جو اپنے کو بیچے اور دیکھے کہ انہوں نے کیا کیا؟ تو ان میں سے ایک آدمی اترے گا جس نے خود کو اس پر آمادہ کر لیا ہوگا کہ وہ اسے قتل کر دیں، تو وہ ان کو مردہ پائے گا، اور آواز دے گا: خبردار خوش ہو جاؤ کہ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا، پھر لوگ نکلیں گے اور اپنے جانوروں کے لئے راستہ خالی کریں گے تو اس وقت ان کے پاس کچھ نہ ہوگا سوائے ان جانوروں کے گوشت کے، اس پر اللہ کا شکر ایسے کریں گے جیسے خوبصورت ترین شکر جو کسی نجات کے ملنے پر بھی کبھی نہیں کیا گیا۔

الحمد للہ آج ترجمہ مکمل ہو گیا

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
خلیفہ و جانشین آستانہ عالیہ شطاریہ ضیائیہ کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی عمر روڈ کاسوکی
مدرس: المدینہ اسلامک یونیورسٹی گوجرانوالہ جی ٹی روڈ نزد واتاوہ
درس قرآن: جامع مسجد حیدری کاسوکی
صدر: تنظیم امام احمد رضا ٹرسٹ کاسوکی
فون: ۰۳۳۳۳۲۸۹۳۲۳

۱۴ جولائی ۲۰۰۵ء بمطابق ۷ ویں رات ماہ جمادی الثانیہ
بوقت ۲۲:۱۵ بروز جمعۃ المبارک (صبح جمعہ ہے)